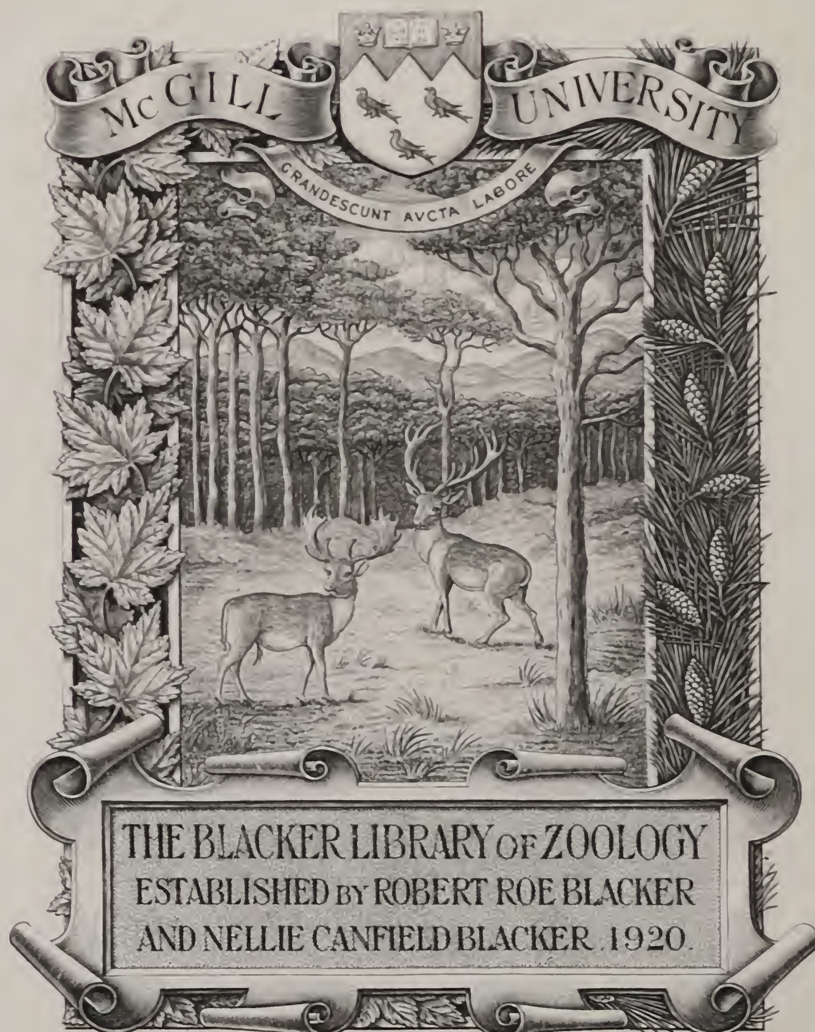
Pamphlet on the Horse. In verse.

13. Faras-nāma-i-Rangīn, by Rangīn, Saʿādat Yār Khān of Dehli, d. 1835. Versified tract on horses (Sprenger, 168, 280). Cawnpore, 1886. pp. 24.

Note by W. Ivanow
As. Soc. Bengal, 1927.

See Col. Phillott's translation

For the Blacker Library –


McGILL UNIVERSITY
GRANDESCUNT AVCTA LABORE
THE BLACKER LIBRARY OF ZOOLOGY
ESTABLISHED BY ROBERT ROE BLACKER
AND NELLIE CANFIELD BLACKER. 1920.

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان



مطبع نامی منشی نول کشور میں بہ حسن انطباع مطبوع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی راہ کا وادی نہ کم ہو
روان تا حشر میر اگر قلم ہو

کہان قدرت قلم نے اتنی پائی
کہ یہ اوسکی کرے صنعت نمائی

سب اوس وادی مین آ چھٹپٹا گئی ہین
فرس کو فہم کے ڈپٹا گئے ہین

بہت سی سب نے اسمین خاک چھانی
ولے کچھ اوسکی ماہیت نہ جانی

مری کب حمد کے قابل زبان ہے
یہ خود کیا ہی اوسکا کیا بیان ہے

کوئی ہر چند دھیان اپنا لگاوے
نہ پاوے کنہ کو اوسکی نہ پاوے

سمجھ یان فہم کا پہنچتا نہین ہے
یہان کچھ عقل کا چلتا نہین ہے

بھلا ہو ہوش کی کیونکر رسائی
کہ ہو یان بندگی ور وان خدائی

یہان جو کچھ کیا ہے اونسے پیدا
کیا ہے کب کسی پر سب ہویدا

اگر جسکو محمد کرکے بولا
کچھ اپنا اس ہی پر احوال کھولا

در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

لکھون نعت اوسکی مین کس طرح ساری
براق ادنی تھا جسکی آن سواری

بڑا ہی عرش سے بھی اونکا پایا
کہ سب کچھ جنکی خاطر ہے بنایا

بظاہر گرچہ وہ امی تھی لیکن
بھرا تھا علم سے کل اونکا باطن

وہ باتین اونکی تھین نزدیک آسان
کہ جنکو کر سکے مطلق نہ انسان

بیان اونکی کرین کیا ہمسی اوقات
یہ الفت اونکو تھی ہمسی کہ دن رات

جناب کبریا مین کرکے زاری
طلب کرتے تھے آمرزش ہماری

اگر حامی نہوتے ایسے کامل
تو بیشک ہمکو پڑتی سخت مشکل

نبی کتنے گئے اس غم سے روتے
کہ ہی کاش اونکی ہم امت مین ہوتے

لطف یون ہی ہوئی سب اونکی رقت
برآوی گی مگر عیسے کی حسرت

سراہین اپنی ہم قسمت کو کیونکر
کہ امت مین ہوئے ہم اونکی بیکین

بس یون ہی چاہتی ہیگی مری فکر
کہ اصحابون کا اونکی مین کرون ذکر

در مدحت چار یار و منقبت صاحب ذو الفقار دلدل سوار رضی اللہ عنہم

وہ چارون یار پیغمبر کے اس طرح
بعینہ جیسے مین کہتا ہون جس طرح

پیمبر جان تھی اور انکی لا ریب
وہ عنصر چار تھی ہر چار بے عیب

بری تھی بغض سے اور وہ حسد سے
کہون صفت و اونکا جو کہیے وہ تھوڑا
کہ یہ اوسکا کرے کچھ وصف تحریر
غرض جب ہو چکے سارے پیمبر
کوئی اس بات کو سمجھے کسی طرح
بس آگے تو زبان کھول نگین
دیا ہے تو نے یا رب مجھکو سب کچھ
سوا اسکے نہین اب اور یارا
جہان سے مجھکو با ایمان اوٹھانا
مری یہ عرض ہے اب تمسے یارو
تو پھر مین مدعا پر اپنے آؤن
خیال آیا کہ یہ دنیا ہے فانی
زن و فرزند سب دشمن ہین جنکے
وہان حالت بنی گی اور اپنی
یہی تھا سوچ مجھکو کیا کرون مین
اذیت جب بہت سی پائی مینے
یہ کہکر گھر سے نکلا بے سر و پا
کسی جا پر نہ تھا آرام مجھکو
تو مینے یون کہا دل سے بتکرار
پر اسجا تک جو میرا دھیان پہونچا
محمد بخش نام اونکا ہے مشہور
خدا اونکو ہمیشہ شاد رکھے
رہے اونکو ہمیشہ تندرستی

کیے جو جانے کوئی اونکو کدے سے
کہ دلدل جنکے تھا پڑھنے کا گھوڑا
بھلا یہ کیا ہے اور کیا اسکی تقریر
ہوئی تب خلق مین پیارے پیمبر
سمجھ ہمنے لیا اوسکو اسی طرح

خصوص اون مین نبی کا تھا جو بھائی
نہین پاتا ہون مین اتنا زبان کو
بیان اوسکا خدا ہی سے ہوا ہے
سب اصحابون کے پیچھے یون ہے بیشک
نبوت جو ہوئی آخر نبی پر

مناجات بجناب قاضی الحاجات

طلب کرتا نہین مین تجھسے اب کچھ
کہ عرض اپنی کرون تجھسے دوبارا
وگرنہ کچھ نہین میرا ٹھکانا

مگر اک آرزو میری بڑی ہے
حواس اور ہوش کو اب اپنی کھو کر
الٰہی کر قبول اس مدعا کو

بیان سبب تالیف این نسخہ نادر

تمہین اک سرگذشت اپنی سناؤن
خدا جانے ہے کے دن زندگانی
نہین آتا کوئی آڑے کسی کے
کہ ہم ہونگے فقط اور گور اپنی
گرہ محکم ہے کیونکر وا کرون مین
تو پھرنا چارہ ٹھہرائی سینے
پھرا مدت تلک صحرا بصحرا
نہ تھا وحشت سوا کچھ کام مجھکو
کہ کب تک زندگی سے ہو بیزار
یکایک لکھنؤ مین آن پہونچا
میان مجھو ہے عرفا کا بہتر
غم و اندوہ سے آزاد رکھے
نہ پھٹکے گرد اونکے تنگدستی

فلک کے ہاتھ سے مین تنگ آیا
عبث لہو و لعب مین عمر کاٹی
الگ ہو جائینگے کھا کھا کے سارے
کیا دل کو جو اس سوچ نے بیتاب
ہزارون مشورے دل نے بتائے
کہ گور کھتے نہین کچھ پاس توشہ
کوئی مجھکو نظر آتا جو انسان
رہا مدت تلک یون خانہ بر دوش
کہان تک حرص و مستی مین رہیئے
میان مجھو جو یان اک مہربان ہین
میان قادر ہین اونکے حقیقی بھائی
یہان دولت کا ہو سامان اونکو
رکھے لیکر مجھے وہ اپنے گھر کو

کہون کس منہ سے مین اوسکی بڑائی
اور اوس اپنی زبان سے کیا مین بیان
دیا کچھ مصطفیٰ ہی سے ہوا ہے
علی کو جان رکھ اور کر نہ بک بک
خلافت ختم ہے وہ مرتضیٰ پر
یہ ہے جا ہی ادب بات بول نگین
کہ مشکل سخت وہ مجھپر پڑی ہے
یہ اب مین مانگتا ہون تجھسے دل کو
اجابت سے کے لگا تیرا اس دعا کو
رکھو تم دہیان سے گر کان اپنا دھر
تو ابر اک غم کا میرے دل پہ چھایا
کرون بر باد کیون اپنی یہ اوقات
پڑی گی آفت آ سر پر ہمارے
تو بالکل اوڑ گیا میرا خور و خواب
ولیکن کوئی مجھکو خوش نہ آئی
پر اب لازم یہی ہے لیجے گوشہ
تو رم کرتا مین اوس سے مثل حیوان
مجھے پھر ایک دن جو آگیا ہوش
بس اب چلیے کسی بستی مین رہیئے
وہ اپنے سب طرح سے قدردان ہین
اونھون مین خوبی اونسے ہے سوا
وہان ہو گی نصیب ایمان اونکو
رکھا لا میرے آگے مال و زر کو

مجھے وہ دیکھکر ایسے ہوئے شاد
عزیزا اصلا نہ رکھی مجھسے کچھ شی
بہر صورت مری گردن پہ ہر آن
اوٹھاتے تھے وہ ہر اک بات میری
غرض جبتک رہا مین اوس مکان میں
فرسنامہ نکل پہلے ہی آیا
لگے وہ مجھ سے کہنے ہنس کے یون جی
کہا مینے مجھے جتنا تھا معلوم
مگر جب کہا مجھ سے بمنت
کبھی ہو رزق کا اوسکو نہ توڑا
پڑھا اول ہمادیات آنکھین نکی بند
نہین اوسے بہتر کوئی حیوان
جہان مین جسقدر گھوڑے ہین آیا
کرونگا پانچ فصلون مین بیان پھر
خلل ہے دوسرا اوڑھ کر بڑے کا
خلل جو چوتھا جو ہے سو رنگ کا ہے
کرونمین فصل اول مین بیان وہ
وگر ہے پاس اوسکی دوسری بال
سغل کہتے ہین لیکن اونکو خوشہ
کوئی دیکھا اونکو نیچے اور پر کھڑا
کوئی کہتا ہے مفید بیٹھا ہے مقرر
کوئی عاقل اسی لیوے عجب ہے
جھکاوے جسکی نیچے کی طرف کان

کہ پھر مطلق رہا اونکو نہ کچھ یاد
عجب ہے تو آدمیت اونسی بس ہے
اونھونکا ہے یہانتک بار احسان
خوشی سے تا کٹے اوقات میری
تو گویا تھا بہشت جاودانی
نہایت طور اوسکا اونکو بھایا
کہ شرا سکو کہا ہے تمنے کیون جی
کیا تھا نثر مین مینے وہ مرقوم
تو کی اونکی لیئے مینے یہ محنت

رہے آل اونکی اور اولاد خرم
غرض جو اونکا تھا سو تھا وہ میرا
کہ اب کو اوٹھا سکتا نہین مین
وہان جو خوشی مجھے ہوتی تھی دل کا
قضارا ایک دن جو وہ خندان
تر بس گھوڑے سے تھا اونکو بہت ذوق
ہماری خاطر اسکو کیجیے نظم
سو وہ کیا ہے جیسے نظم ابھی مین
کیا خاطر سے اونکی عزم بالجزم

در بیان وصف اسپان

غذا کی کھائی ہے گھوڑے کی سوگند
ہو بہتر ہے تو ہے بس آنسے انسان
تو اونکی حال سے ہوجا خبردار
مفصل کچھ پتہ سب ہو عیان بھی
تو تھوڑی کا ہے اور وہ سو تڑی کا

عزیز اونکو رکھا ہے مصطفے نے
کرے جو طمع کے گلگون کی گوڑا
کل اونکے عیب کی اک پانچ ہین قسم
مقرر عیب گھوڑے کی ہین لاریب
قباحت تیسری صورت کی ہے یار

فصل اول در بیان بھونریہا پیچہائے مو

کہ جو مشہور ہین سب بھونریان
تو لینے کا نکر قصد اوسکے زنہار
نہین لیتے اوسے لیتے ہین گوشہ
یہی کہتا ہے سینگن ہے نہ چھیڑ
نہ لو اوسکو کہ مارے گا یہ ٹکر
گدھا سینگن ہے آفت ہی غضب ہے
تو آجاوے وہ نیچے اے مری جان

وہ ماتھے پر ہے بھونری ٹیکی آکر
اگر وہ تین ہا مین پانچ یا چار
اوسے کہتے ہین وگر اہل پنجاب
کوئی کہتا ہے چھٹا سینگن اوسکو
کوئی ماتھے مین چتر دیکھکر یار
گئی ہے بات نزدیک اپنی یہ چھن
نہ آدہی کان کے نیچے تو ہے اور

رہین خوش وہ نہو اونکو کبھی غم
تھا کچھ اونمین مجھ مین تیرا میرا
یہ سچ ہے واہی کچھ یکتا نہین مین
مہیا ہی سب کیے ہوتی تھی سو بار
لگے پڑھنے اوٹھا کر میرا دیوان
سواریکا بہت رکھتے تھے وہ شوق
بہر صورت اسے کر دیجئے نظم
یہی لازم ہے بس اب چپ ہو نمیر
وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرا عزم
بندھا ہو جسکے دروازے پہ گھوڑا
بہت چاہا ہے اونکو مرتضی نے
وہ سمجھے اشرف الحیوان ہے گھوڑا
سو ہر اک کا پتا دیتا ہون میرا
سر عیبون مین ہے بھونری کا عیب
کہ ہو دل دیکھتے ہی جسکو بیزار
بس آگے پانچوان پھر ڈھنگ کا ہے
تو بد کہتا نہین کوئی اوسی نیک
تو سبکا ایک ہی ہے حکم اے یار
مساوی جانئے پردہ ہین جواب
کوئی کہتا ہے قیچی اونکو جو
کہے ہے مین نہین اوسکا خریدار
مقرر یار تو جان اوسکو سینگن
اوسی کہتے ہین انسو ڈھال کر غور

سو آنسو ڈھال کچھ ایسا تمیز عیب
اوسی بھونری کو خوش ہو ہو کے سارے
وہ خواہی ایک ہو اور خواہ دو جاے
مبارک جانکر کہتے ہین اچھا
تلے اوسکے جو ہو چھاتی کے اندر
بس اوس گھوڑی کو تو لینا نہ زنہار
بغل مین جسکے بھونری کا خلل ہے
سو اوسکے مساوی جانتے ہین
گھڑی اک دم نہین اوس پاس رہتے
اور آنوتی تنگ کے باہر نظر جب
تلے پر ہاتھ کے بھونری اگر ہے
جو رخ ہیچ کو اوس بھونری کا ہو
جو منہ اوپر کو ہے تو ہے بری قسم
تلے پر ڈنڈ کے جو ہو بدستور
کہون نام وسطا وہ بھونری بیچ
تو نام اونکا ہے اربل اونکو پہچان
جسے دو نو طرف ہو اوس سے بھاگ
غرض یہ جسکی ہو دین بھونریان طاق
اب اوس بھونریکا مین کہتا ہون دو
خصوصًا جو تو نکی یہ ہے چرچا
نہین پہچانتا کچھ اوسکا دستور
اوسی بد جانتے ہین خاص و عام
شریعت کے بموجب ہین دو

وے ہندو سمجھتے ہین گے ار یب
مغل ہمیان کر کہتے ہین پیارے
یہی ہے نام اوسکا اے مریار
سمجھتے ہین اوسے دولت کا گچھا
تو ہر دو اول ہے تو اوس سے بہت ڈر
بشرطے دیومن اوسپر نہو اے
مغل کہتا اوسے گندہ بغل ہے
نہ خوب اوسکو نہ بد ہی مانتے ہین
زبان اپنی مین ہین گو ہم اوسکو کہتے
تو گنگا پاٹ اوسے کہتے ہین وہ سب
تو وہ دونون یہ ہے یا ایک ہی ہے
تو گھوما گاڑ نام اوسکا ہے نہا
سمجھ گھونٹا او کھاڑا اوسکا ہے آیا
تو اوس گھوڑے کو تو مطلق نگر دو
جہانتک جی مین آوے اوسے تو چل
و گر ہے ایک تو بد اوسکو تو جان
کہ ہے وہ ہمین کہتے ہین اوسے ناگ
تو اوس گھوڑے کو مت ہو کی مشتاق
مبصر جسکو کہتے ہین چتر بنگ
کہ دیکھ اوسکو لگا ہے اونکو یہ رنگ
تلے جو زین کے آوے سو ہے یاک

گلے کے نیچے جو بھونری ہو اوسکو
سمجھتے ہین غرض سب جگی و ستوخ
پھر اوسکے بیچ گردن کے جو ہو بیچ
اگر ہے نام سے بھی اوسکے کچھ کام
اوسے سب جگ کا دشمن جانتے ہین
کہ وہ پیدا اگر ہے اوس سے ڈرتے ہین
اوسے لینا نہین وہ دے کے اک تا آر
تلے جو پیٹ کی بھونری ہے جو چھوٹی
سو اوس قوم کو اور ونکے ہر بلک
نہین رکھتی ہین اصلا نام اوسکو
ذرا اوس ہوش سے اے مرد کار
اڈر بھونری سے ہے وہ تو خوب ہے جی
جو سستا بھی ملے تو لے نہ زنہار
وہ گھوڑا کہ اونچا ہو و پا پست
جو ہو جبر پہ بھونریان کا نوکے دو ہون
اگر بھونری جو بیچ زین بال کے ایک
جو ہون طاق اک طرف اور ایکطرف جفت
و گر وہ جفت ہین تو اوسکو بوتے
تجھے آگاہ کر دوان اوس سے پیارے
یہ ہے بد ہمین اوسے ہرگز نہ لینا
برا کہتی ہے اوسکو لوگ ڈر کر

کہا کرتے ہین گنگھی ہمارے ہندو
اوسے کوئی نہین لیتا ہے سچ تو
تو اوس بھونری کو سب اف اوپر بیچ
تو سن رکھ تو نہ اوسکا ہے بس نام
وہ ہے بد ہمین اوسے سب مانتے ہین
نہین باعث سی اوسکے ہوتی بد ہین
ولیکن وہ مغل جو ہے قزلباش
تو اوسکو مرہٹے کہتے ہین کھونی
کچھ اوس بھونری کی بدمنی نہین سکھلاے
بہت لیتے ہین اپر دام اوسکو
اوسے پہچاننا ہے سخت مشکل
کہون اب اوسکو جو سب سے بری ہے
بڑا ہے وہ نہوا و سہ کا خریدار
بلاشک جان آوے یہ ہے زہر بدست
دیا ہون بشت سر پر اسے تو اونکو خو
تو بس سانپ ہے وہ ہرگز نہین نیک
تو اوس گھوڑے کو تو ہرگز نہ مفت
فرشتہ جو کچھ چاہے زہی نر سے
اوسے بد جانتے ہین لوگ سارے
اوسے بستی مین رہنے بھی نہ دینا
جو وہ ہووے بھونری سپاہ گری پا
وہ بھونری نرنک اوجا ایسی ہے نام
رکھوایا اونکو سنکر سب ہی نیک

در بیان عیوب شرعیہ است

مفصل اونکو لکھ دیتا ہون کیا
سو ہی ماہین اک اور عیب ہے ایک

جو ہو ڈاڑھی جل تو ہے بد مین لاریب
حدیث آگے تو حق مین ایک آئی
سراپا فصل دوم مین ہو پیدا
جو سمجھے تو مری سکنے کو کچھ بال
اگر وہ پھل جاوین تو وہ ہی سو گ
اونھین سے کے متصل تو خوب گر عوض
ولیکن ہے جو نوک وسمین سے لنگ
یہی کہتے ہین وہ جو ہین سگ عاقل
جو ہاتھون کے ہون گھٹنو مین سے تو بر
نی مین ہو جو اوبھر ہی فی الحال
ٹ اگر نیز کہتے ہین اوسے ہم
نہیں گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا
وہ پشتک ہر اوسی مست جان تو کم
نہیں پشتک اوسے کہتے ہین گ
جسے گا جب تلک یون ہی ہوگا
او اوس سے زیادہ ہو وے یا کم
مسلمان اور ہندو اوسکو نا
کے تو جس طرح مجھپر عیان ہے
برابر تخم خر سے کے ہو یا کم
نہیں کہتے ہین جلا کچھ بھی ہے
سراسر فصل سوم مین یکرد
ٹرہی ہون انت جسکا تے بہار
وہ ہی کہتے ہین سب

وگر ہے بدرنگی تو وہ ہی عیب
نہیں اون رنگی حق مین کوئی بھائی

فصل دوم دربیان بدہ موتڑہ وغیرہ

کھون تو موتڑہ کا تجھ سے حوال
اونھین کو موتڑہ کہتے ہین سب لوگ
جو نکلے جوڑ مین سے آنتون اوس
اوسے تو دیکھے ہوگا زیست سے تنگ
کرے سے پچھا ننا ڈہسے کا گ
تو اوس گھوڑے سے بھی تو بھاگ جا دور
تو ہیل ہڑی اوسے کہتے ہین لال
کہ نزدیک اونکے ہو یہ عیب سے جد
جسکا دل ہے بہت کر اوس سے
جو حق کہنے کا ہے سو کہ چکے ہم
تو اوسکا مطلقاً تو غم نہ کرنا
جو وا ہی اوسے گا نا گہ
تو اوسکا دل مین تو مطلق نکھا
کہا کرتے ہین یہ سے آبرا اور
لبادون مین تہنی ہو تی جہان
وہ ہے تو ہی ایک بار ہمدم

بھو جس سے کی عیب نکلے ابن اوبر
شریعت پر ہی اپنا بھی عمل ہے
سچھا ڑسی پاتون کے گھٹنو کی اندر
جو کم ہون تو نہین ہے عیب چندان
تو اوسکو جان تو ہڈا ہی اشپک
جو ہے ہوا اوسکو جہان چھٹا
جو سچ پوچھو تو ہان اپنی بھی نزد
سبب ہے یہ کہ اوسکو نا تو اہی
اوسی باعث اسے کہتے ہین کم عیب
اگر موٹی ہون جو ہاڑ کی تم
ولر ہے پانو نکی ہون کا یہی حال
اگر پشتک سے اوپر کچھ اونچا
نہ ہو پشتک سے تو سے وہ
جو ہاتھ اور پانو نکے سمون اوپر
وہ ظاہر مین اگرچہ عیب سا ہے
اگر گھوڑا کسی کا ہو تہنی کا
ادھر کو نا نزہ سکا اور ادھر کو
نہایت ہی تہنی چھوٹی اگر ہو

فصل سوم دربیان عیبہا ی صورت

بیان اوس عیب کا ہے اسی سر پا
ستر وہ ان اوسی کہیے ہے
کہ یہ گھوڑا اگر دیکھا کچھ شہرا

اگر گھوڑا ہو بہت بد صورت اور لاغر
اگر اونچا ہو وہ ماتھی کا پائر
پریشان ترس ہے وہ اشفنہ

نہیں کوئی کیا ہے خوب ہی غور
نہیں جنکا عمل اونکو خلل ہے
بیان ہڈی کا ہی اور موتڑی کا
رنگین ہوتی ہین نازسی کی مقرر
ولیکن گر بڑی ہون تو ہی نقصان
نہ ہون ہرگز فروشندہ کی یکبیک
بدو ق اوسکو جہان تک پوچھا
نہیں کچھ اسمین شک یہ بات ہے
اوسے ہرگز نہ لے تو وہ برا ہے
کہ ہوتی ہو وہ اچھی چال اسے
تو گھوڑا اور رکھ اسکا وسکا کی
تو وہ گھوڑا کسی کی مفت دے
تو گھوڑا آنکھونکو تو کیون ہے اونچی
تو وہ لنگڑا نہیں ہوگا مقرر
کچھ اونچا سا ہو اندر اور باہر
یہ باطن مین ہے بر صورت ہے
تو کہتے ہین کہ سر کھاوی دھنی
ذرا تو غور سے دیکھو انکو خو
تو کہتے ہین منی سب لوگ اوسکو
منی کو جانتے ہین کم تہنی سر
بشرطے دیکھ اوسکو جا
مشعل کہتی ہین قیح پیشانی بلو
کشادہ اور چیلی جسکے ہون کان

اوسے سب کہتی ہین اہل ولایت
وہ گھوڑا جو نہین کرتا ہی کنڈا
بہت اونچی ہون شانی جس کے ہمدسے
مبصر مرغ پا کہتے ہین اوسکو
کہی تو تجھکو بھی اوسکو بتا دون
نہ لے سوداگر اوس گھوڑے کو زنہار
وہ لاغر خواہ ہو اور خواہ ہو مست
بہت پیا جسکی ہووے پشت مین خم
اوسے کہتے ہین ہندو ہی یہ اچھا
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
چپاتی سم اوسے کہتے ہین سارے
سمون مین جو کہ نقشے گھوڑے کی خم ہو
کشادہ ور دا اوسے کہتے ہین دلال
صواب اور عیب رنگت مین جو ہی پر
ستارہ لوگ کہتی ہین اوسے سب
جواب اوسکا بتا دون پانو میں جو
اگر آنکھون تلک جوڑا ہے قشقا
اگر قشقے مین ہین کچھ بال ہمرنگ
سفید ایک آنکھ ہر گھوڑے کی ہووے
فروشندہ کو سو کی پانچ مت دے
چغر ہر چند باطن مین بھلا ہے
گران یہ ہاتھ آوے تو نہین قہر
ولیکن وہ مفید ہی ہو گر چال

کہ ہی مضبوط یہ گھوڑا نہایت
اوسی کوئی نہین کہتا ہے اچھا
نظر وہ دیکھنے مین آوین ہر سو
کہ جسکے ہوویں سپید پانون دونو
کہا کرتے ہین سب جسکو ترگون
کہ وہ ہرگز نہین ہوتا ہے تیار
ولیکن ہے وہ چلنے مین زبردست
تو جان اوسکو کہ پاکش ہے یہ کم
تو اوس گھوڑے کو کہتے ہین وہ کچھا
نہین ہوگا کبھی گھوڑا وہ موٹا
کہ جسکے نیلے سم ہوتے ہین پیارے
تو پھر وہ ہو زیادہ یا کہ کم ہو
کہ چھدرا پانو گو چلتا ہی جو چال

پسند اوسکے سوا کرتے نہین اور
کہین ہین تختہ گردن اوسکو لاریب
جو پوچھے کوئی کیا ہے یہ بتانا
بہت ہی سپید ہوان خم او نہین کم
وہ گھوڑا جسکا چھپا ہو گھٹنا
جو گھٹنے پانون کے ٹکرائین باہم
سیاہی کے تئین ہے وہ کام کا یار
مغل سب ہین پشت اوسکو کہتے
اگا ہو پیٹ جسکا پیچھے سے یا
سمجھ اوسکو تو یہ آہو شکم ہے
ہمیشہ گرم ریت اور کوہ پر یا
بہت کھاویگا وہ ٹھوکر تو رکھ نشانا
تو اہل ہند اوسی کہتے ہین سب عیب

مری بھی جو ہی کرتا ہین ہین جب غور
ولی مطلق نہین مقبول نہین کچھ عیب
تو کہ تو یہ ہے گھوڑا گاؤ شانا
تو کہیو مرغ پا تو اوسکو بے غم
ترگون سے ہے مقرر نام اوسکا
تو پھر ہے وہ کہ تو کھانا کچھ غم
ولی سوداگر اوسکو لے نہ زنہار
تعجب ہے مین سارے دیکھہ رمتی
فلاح اوسے نہو گی تجھکو زنہار
یقین ہے پھر جان کھہ کہتا ابھی ہی
بہت چلنے سے ہوتا ہے وہ ناچار
اولا اوس گھوڑے کو اپنے خر سمہ جان
مغل اچھا اوسے کہتے ہین لاریب
کرون فصل چہارم مین وہ اظہار

فصل چہارم در بیان الوان اسپان

نہایت تحسین اور بد مین اوسی جان
اوسے لے نہین کچھ اوسمین ہلا
ولے باطن مین وہ بیشک بھلا ہو
مبصر لوگ اوسی کہتے ہین عقرب
رکھی گا کچھ نہ اوسکی گھر مین باقی
تو مطلق اوس مین ہے بہت ڈر وہ جو چغر ہو
تو بس لگ سکتہ ہے اوسکو نقصان
خدر کر اوس سے وہ گھوڑا ہے جو ...
سمہ ... لوگون سے گر

کہ جو ہو جاوے آنکھو ٹھہر کتی کی وہ
تو عاقل بھی نہین لاوین اوسکو
تو ہے وہ ماہر وہ بھی ہی اچھا
تو لینے کا نکر تو اوسکے ہمرنگ
تو لازم ہی کہ مالک اوسکا رو دے
بہت ہے بد مین ہے اصلا نہ تو لے
بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہے
نہ لے بر عکس اوسکے ہی تو ہی زہر
تو ہمان اوسکو پم کہتے ہین دلال

نہ لے مطلق اوسے سیر انکھامان
جو ہی اوس سے بڑا تو ہے وہ چل
بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہے
خبردار اوس سے رہ ہے یہ ڈر
یہ سب کہتے ہین گھوڑا ہی یہ طاقی
دیہ و نوست وہ آدم چشم گر ہے
اگر ہووے سفید اک ہاتھ دایان
سکتا پائین اوسکے تو کر جست
وہ ہی سب قوموں کے نزدیک بہتر

ولیکن جو سنسن ہے اہل ایران
کسی کا پانون اگر ہووے سفید ایک
اوسے پہچانتے ہین لوگ سارے
کہے گر کوئی اگر تجھکو اے جان
اگر ہے سہو گھوڑا پا کہ سنجاب
وہ کہتے ہین ہے اس خاطر اسپ
اگر ہے خنگ تو کیا تجھکو غم ہے
اور اوسکے ہیں اپلے بدرنگ
سبز رنگ ان ... کو گر کچھ
سنو اب فصل پنجم کا بیان ہے
غرض اک پانچ جو مشہور ہین عیب
چلے جب تک کہ وہ گھوڑا اول
چڑھے گر صاف تو کمری نہین ہے
اوٹھے گر بیچ گرہ وہ صاف تو
بہت جو کھائیگا سو ہوگا موٹا
نہین کمخور کی کچھ اور پہچان
کہ یہ گھوڑا مقرر ہوگا کم خور
کرون پہچان کیا مین اوسکی ...
بدی سب انختہ ہونے سے جاتی
نپوچھو اب مجھسے تو شبکور کیا ہے
تو بس شبکور وہ گھوڑا نہین ہے
انھین لال کہتے پنج ہین عیب
ہے گھوڑا ہند مین اچھا جہانکا

یہی کہتا ہی اوسکو دیکھ ہر اک
تو اوسکو بھی نجان آیا تو جھٹک
بہت بد جانتے ہین لوگ سارے
جواب وسکا ہے یہ نا پر تو ہمت مان
تو سارے اہل ہند اور اہل پنجاب
زبان پر نام اکثر جو چڑھا ہے
سمند اچھا نکو پر اوس سے کم ہی
ولیکن بوز وہ جو ہو قرہ بوز
نہو وہ اوس ... اوہر شرع کر ہے

فصل پنجم در بیان عیوب خمسہ مشہور

بیان اس فصل مین انکا ہے آغاز
کہ ہے پہچاننا سخت اوسکا شبکر
جو ہے بر عکس اسکے تو یقین ہے
دگر بر عکس ہے تو پھیر ہی دے
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
وہ کم کھاتا ہے پہچان اوسکی ہے جان
یقین ہے یہ کہ ہوگا سست کمزور
وہ خود ہو جائیگی اک دم مین معلوم
مگر جو کاٹتا ہے عیب ذاتی
یہی پہچاننا شبکور کا ہے
نہ بھاگے اوس سے ڈر کے تو یقین ہے
نہین شک اسمین یہ ہے عیب لازم

بروکین آ بیتین انکا بیت
نہین ہے وا ہنی بائین کی کچھ قید
سبب یہ کیا جل ہے وہ منحت
پیمبر نے کہا اوسکو یہ آہے
برا اوسکو نہین کچھ جانتے ہین
جو آوے رنگ یہ گھوڑے کا اگر برا
مصر خلد مین کہتے ہین وہ یون
ہے اوسکی بعد مشکی اور قلا
کم ان سب سے ہی چکلیان اور ابلق

وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گھوڑا
خدا نا کردہ گر کمری ہو گھوڑا
دیا باندھ ہے اسکو لیکر تھان پر یار
یقین جان اوسکو جو گھوڑا ہے کمخور
کوئی سوداگر اوسکو کہین جائے
مگر کرتا ہی چھوٹی چھوٹی جلید
اگر ہے کوئی دندان گیر گھوڑا
نہین چھوٹیگی خو اوسکی یقین ہے
زیادہ اور ہو جاتا ہی اے یار
کہ کمش شب کو ڈالا کئی سلے آگی
اگر تاریک شب ہے اسے پر اور
انھین عیبون سے پھر جاتا ہے گھوڑا

نمیگیرم کہ با با خال نہ ارست
برا ہے وہ نرکھہ تو اوس سے امید
نہ لے اوسکو کہ ہین یہ عیب سخت ہی
اب اوسکے عیب مین تکرار کیا ہے
ولیکن اہل ایران مانتے ہین
تو کہتے سب سے کمیت اچھا ہے یار
کہ ہی بعد اوسکے ابرش اور کان تو
او ترکر دو نسے ہی گر اد سبز ا
نہین مین بعد انکے اور کچھ یار
بتاؤن جس طرح مجھپر عیان ہے
کہ جو کرتا ہی اول لنگ گھوڑا
تو ہانک اونچی پر اوسکو کرے گر گھوڑا
رہ اوسکے پاس بیٹھا سب کو بیدار
تو بس وہ ساری گھوڑونسے ہی کمزور
وے کمخور سے ہرگز نہ پھل پائے
اوسے کہتے ہین یون ہے جنکو فہمید
تو وہ گھوڑو نمین ہے بی پیر گھوڑا
بجز مرگ اوسکا چھٹکارا نہین ہے
مکرر آزمایا بلکہ سو بار
وہ گھوڑا دیکھکر اوسکو جو بھاگے
تو ڈال آگے سفید اک اوسکے جا پر
بہتا نہین ہے جو پایہ ہو وہ گھوڑا
جو پوچھو تو بتاؤن ہی کہانکا

بیان جاہای اسپ خوب در ہند

بیان پنج کلیان ... اہل ایران ... اوسکی ... جو ...

سرے تو بھیم اتھل کا ہی گھوڑا
کہ پیچہ اوس سے ڈھل کر پھر جنگل کا زہرا
ادھر کو گوشت سا ہو اگر کہی کان
سپید ہوتا ہی جبتک سا ایت جان
جب اوسنے بیچ مین کا دانت توڑا
کرین گو نوکی جب دانت آسمخرہ
نہین ہوتا ہی کچھ اونمین کم بیش
تیا سا ادس سے تو در یا کم بیش
کسی کو تیہ ہی کہنے سے ہو کر گنج
جو کوئی پوچھ عمر اوسکی ہی کتنی
کہ بڈھا ہی نہایت ہی یہ گھوڑا
سن اوسکا کوئی پا سکتا نہین ہے
سوا اسکی جو ہین مجمل مین ہین سب وجہ
ضروری تھی وہ جو جو بات بتائی
علاج اب مجھکو ہین جو کچھ کہ معلوم
نظر کر جس قدر چھوٹا ہی گھوڑا
نہو جا ایک ہی کی فکر مین غرق
ضرور اس فن مین ہو ہی جسنا فرق
ہر اک گھوڑے کی بیماری کا احوال
سوا یا فہم مین ہی وہ بہت کم
سو کچھ کچھ اوسکا کرتا ہی بیان
چہارم وضع سی ہوتا ہی معلوم
بتا نہ انکھ کی کو ہی کا ہے نام

کہ چلتا ہی بہت کھاتا ہے ٹھوکر
اوتر کر اوس سے پھر گاٹھ کھیاوے

در بیان شناخت سن و سال اسپ

تو بتلاؤن اوسے دانتوں کی پہچان
تو گھوڑا جب تلک بچہ ہے نادان
مقرر تب وہ یک ہوتا ہی گھوڑا
تو لازم ہی کہ تو اوسکو ہی پہچان
مبصر لوگ اوسے کہتے ہین شیر
نہین معلوم ہو اس سے اوسکی عمر
تو کہہ دے فطرہ یہ تو ہی پنج
تو تخمینا وہ ہین کہہ دے کہ اتنی
وہ نادان ہے کہ جو اوسکو گھوڑا
مبصر بھی بتا سکتا نہین ہے
کوئی اونکو بتاتا ہی نہین اب

ہر اک سن کے دانت ہوتے ہین مقرر
جہانتک ہین مبصر آخر و منکر
وہ جب توڑتا ہی پاس کے اوپر
اوسی ہنگام مین ہو کر کے بکنے
پر اوسکی بعد ہوا ہی صاحب
سیاہی چاٹ جاوے جب بنا کی
پھر اوسکے نیشن اور دانتوں پہ گرنا
پر اوسکی دونون آنکھ عزیز ہو کر چھپا
وے جب گیا گھوڑا لے پنج
جو رائج اس زمانی مین نہین بانیز
اسی خاطر کیا ہی نہ مرقوم

در بیان بیماری اسپان و معالجہ انہا

سو وہ یک نسخہ مین کہتا ہین مرقوم
مصالح اوسکو دی رہتا ہی گھوڑا
ہمیشہ تری قیامی مین کر فرق
کہ اک من علم ہو اور عقل دس من
نمایاں چار صورت سے ہو اکثر
مکرر کر چکے ہین امتحان ہم
کہ ہو جاوے ہر اک پر تا عیان
ولیکن ہو نہین سکتا ہی مرقوم
بتانا اوسکو یون ہی ہی تمام

ولیکن ہی یہ میری شرط ای یار
غرض چھوٹی بڑی گھوڑے کی پہچان
مزاج ہر ایک کی گھوڑے کا ہی اوپر
مبصر ہین بیان وصف اوسکا
ولیکن طول ہو کر با سناد
سیاہی اوہ ہی از بسکہ احقر
بتا نہ لید اور پیشاب ہے یار
اوسے کہتے ہین عاقل علم سینہ
بتانی کی جو رنگت ہو گلابی

نہین ہے جسکے آگے کوئی سی اڑ
بہ نسبت اوسکے پھر جو ہی سو خر ہی
تلے چھ اور چھ ہوتی ہین اوپر
لڑکے سے ہین ناپکر کہتے ہین بتا کہ
تو لگتے چار سال اوسکو ہین خوب
نکلتے چار دانت ہین گول بانکے
سیاہی جس تک دانتوں مین کم
نصیحت یاد رکھہ یہ تو ہماری
پڑا ہو فرق جتنا اونمین پہچان
گھسے ہوون بال اوس جاکے تو پوچھ
تو پھر پہچانے مین اسکے ہی رنج
سنا دین ہیں اونکی بھلو کہا تین
وگرنہ وہ بھی تمہین سب مجھکو معلوم
تمہین ہی مفصل کہ سنائی
کہ رہ واہیم دوا کرنے نہین ہشیار
وہ ہی ہر وقت موسم پر بھی رکھہ دعیان
تجھے لازم ہی تو کرتا رہی غور
کہ ہر نسخے کو جو موقع پہ برتے
بہت سا لکھ گئے ہین اگلی استاد
رہا ہے تجربہ کرنا یہ اکثر
سمجھ جاتا ہی ہر اک لکھ کو ہشیار
لکھا جاتا نہین ہے در سفینہ
تو یہ سمجھے نہین ہے کچھ خرابی

در بیان امراض اسپان

[illegible]

ذکر اوس میں سفیدی فی المثل ہے
ولیکن ہو اور کدو کے بھر
ولیکن بار اتنا کام کرنا
اگر قدرے بتانے میں ہو زردی
ولے اس با نگوست مجہول جانا
پھر اوسکو تھوڑی آٹے میں ملا کے
دیا دینے لگے جب اوسکو دانا
اگر ہوں سرخ گھوڑے کی بتانی
سحر شام اوسمیں سے پانچ تولے
لیے دیتے رہے ترپھلا اے یار شب تک
اگر حد سے زیادہ ہووے ادنی
بتانی کی سہے حتی کا یہی بھید
اسی صورت سے کر پیشاب چھیدن
دگر ہے زرد اور رنگا ہو بہانی
دگر جلنے سیاہی ہے وہ جو ان
سپید اوسمیں لیکن ہو وہ زیرا
اگر گرتا ہے پتلی لید گھوڑا
کہا تو ہاں سیر اگر سے دانا
نہ لے دو پیسے بھر ہو اوسمیں سبزی
تو دے اوسکو فقط سبزی یا لگدی
وبائیوں اسے سیر الہاسے
کتیر لیکے برابر سیل گرمی ہو
کھلا آدھی سحر اور نصف شام

تو جانیے یہ کہ سردی کا خلل ہے
کھلانا پڑے اوسے دانے کے اوپر
زیادہ ایک سے مطلق نہ دینا
تو یہ جانے یہ بادی سے ہے سردی
کہ مرچیں پہلے پانی سے کھلانا
کھلانا دو ہیں وانیکو کھلا کے
تو اوسمیں بیچ سوے کا ملانا
تو بس گرمی ہوئی ہے اوسکا جانے
کسی مٹی کے باسن میں بھگو دے
خلل وہ دور ہو جاوے جب تک
اور اوس لائی میں ہی تھوڑا کالی
کہیں اوسکے جگر میں پڑ گئے چھید
جو ہو رنگت سفید اوسکی تو یہ جان
تو بادی کی لوٹے تو دو دوائی
تو بس گرمی ہو اسکو عادت فرج دن
مرضی اس مرض کو کر نہ پڑا
تو دانہ ہضم اوسے ہوتا کھولا
نہ ہی ہرگز کئی دن اوسکو دانا
کہ اوسکی دوا کا بس یہی جی
کہ جاوے تین دن اوسکا چہ جب
سنگا اک چار پیسے بھر ختائی
غرض سونگھی ہو وہ یا وہ ہری ہو
کہ سو پیٹ اوسکا بند ایسا ہو گیا

اگر سردی ہوئی ہو اوسکو تشکیں
دیا دو تین دن دینا چھوارے
دیا دینا اوسی صورت سے بادام
ملا کر موٹھ کے آٹے میں خالی
دیا دو پیسہ بھر تو سوٹھ لیجو
نہ دینا تین دن سے پھر زیادہ
نہ ہو پھر چار پیسے بھر سے وہ کم
مساوی ترپھلا جو کوب کر کر
سحر پیشاب نہار ہی وہ کھلانا تو
دیا اک کوٹھی بھر بیل اول افزون
تو اوس گھوڑے سے تو مایوس ہونا
خلل حتی کا ہے ہر چند تھوڑا
کہ سردی کا نہایت اوسکو ہو زور
اگر ہو سرخ تو بادی ہی کا طور
کئی دن ترپھلہ دے اور کتیرا
کھلانا ترپھلے کو سب تکرار
نہایت اوسمیں آتی ہوئی ہو بو
مصالح دی کئی دن اسکو پیہم
دگر ہو چشمہ جاری کے مانند
چھٹانک اوسکو وہ دینا آخر و بند
سنگا دو پیسے بھر پھر لے کتیرا
نمین ان سکو کوٹ اور چھان یکبار
اگر ہو لید میں چکنائی بھائی

تو بس دو چار دن کے دوا اوسکو ایک
کہ تا سردی کو گرمی اوسکی مارے
کہ تا ہو جاوے اوس سردی سے آرام
اوسے دس میں ان مرچیں ہی کالی
ملا کر ہینگ اک چھ ماشہ دیجو
قیامت ہو گی دیگا گر زیادہ
یہی دس پانچ دن تک دیجو پیہم
کسی تھیلی میں رکھ چھوڑے پانی بھر کر
پھر اوسکی بعد بیٹ ہی میں لگا کر جاوے
پلا پانی میں اوسکو ایک ہی روز
اور اوسکی زندگی سے ہاتھ دھونا
کہ مطلق نہیں بچتا ہی گھوڑا
وہی گر ہو اوسکو چیزیں دے بدبو
علاج اوسکا لکھا ہے پہلے کر غور
مساوی وزن میں ہے انکی زیرا
لکھا ہے پہلے دیکھ اے مرد ہشیار
کبھو جو غور سے سونگھے اوسی تو
کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم
چلے پیٹ اوسکا بچکاری کے مانند
کہ تا کھائی ہی اوسکا پیٹ ہو بند
پھر اوسمیں ایک ماشہ بھر ہو زیرا
پھر انکو کوٹ کر پانی میں ٹھیک کر
تو اوسکا آتو ہی دے اسکو

اوسی گھوڑے کو جو بچہائی موٹا
بچھیرے کو کیا چاہئے جو طیار
پکا کر گہانڈ تنیر اوسمین پلاو ہی
ڈالے دینا ہمیشہ مرچ کالی
کہ کالی مرچ پیسے چار بچھر
جو چاہئے گھوڑا موٹا ہووے جلد ہی
سحر کو آدہ پاو اوسمین سے تو لے
پھر اتنے میں بھگو رکھے تو اوسکا
کرے پھر سیر بہر کی روٹیاں جو
ولیکن گوشت ڈالے سے لیکن اگر
تو دے اوسکو بعد اوسکے امر دشوار
پھر بہر بعد پھر تاریخ وہ آئے
پھر بہر بعد جو سائیس اوسے
غرض کر تا رہے یون جب چٹھے
پر آدھی سیر سے ہووے نہ کچھ کم
والے باندہ والیسی تاریکی مین آیا
کرے دن رات مین جو لید پیشاب
نہو چلنے تلک اوسمین سے کچھ کم
عوض دانے کے اوسکو کرے نیری
کیا ہے اسکی خاطر اسکو تجربہ
تو دے اوسکو سہاگا بھون کر تو
سہاگا دے اوسے یکچند اس طرح
یقین ہے پھر بچھیرے عیبو نسے وہ بچا

در بیان ترکیب طیاری بچھیرہ وغیرہ

تو سن ترکیب اوسکی مجھسے اے یار
پلا پانی کو اوسیر سے کھلاوے
نہیں ہے خوب پینا پھر خالی
پھر اوسکو اک زرا جو کوب کر لے
تو دے چالیس دن آٹہ پہر تک
بھگو خالص اوسے تو دودہ مین
بڑہا تو پاو بھر تک اوسکا کم
وہ پک کر جب چکے جس وقت لائے
بدستور اوسکو بھی پانی کو بعد
کہ تا پانی تہما ہووے وہ تیار
کہ رو کر دیر تک کڑوی نہ ہوجاے
تو پہلے سیر بھر بھر کر کھلاوے
کہ تا رہے نیا دین دانت کر
مفصل سب جتا تجھکو یہ ہم
خجل ہو دیکھکر جسکو شب تار
ملین اوسکے بدن پر اوسکو جب
تو اوسکی دیکھ طیاری کا عالم
تو نہیں گرمی ہین تو شام و سحر
خصوصا گر دن کی ہے اگر سیر
دے دو تین ماہ دل افروز
پر اوسکے داغ چار دن بند اس طرح
رکھے خوش تجھکو ہو [illegible]

منگا بازار سے دو سیر شیر
جہان تک کہ جاے نہیں بچہ کا
دے ہر مرچ کے کھانے کا یہ طور
ملا کر تھوڑے سے آٹے میں کھلا دے
منگا ہلدی کو اور جو کوب کر کر
سحر کو دو سیر دن مل کے ساری
چنے بھنے کے گر سو آبا یک
ملا دو سیر پھر [illegible]
[illegible]
[illegible] مین [illegible]
[illegible] لیکن [illegible]
ابھی اک پاو بھر اور کر ملا دو
تکلف یہ بھی کر چاہو تو کر دو
نہ دینا پر اوسے زنہار دانا
چراغ اوسمین جلے دن رات لیکن
نہ بچھیرے خر خرہ اوسکو ہیتی
چنے اور جو مساوی جمع بہنا و
سمجھ یہ تو اوسکو یہ نخد آہے
بچھیرے کو اگر چاہے تو لاریب
مدام اوسکو پلا پانی کی ہمرہ
کہ دن چار اوسکی دست و پا کو آہن
ہو جب چڑہا گھوڑا ہووے تازہ

سواری کا نہو وے جو کہ گھوٹا
کہون ڈال اوسمین پھر جو کوبا کہ سیر
نہیں تعداد کی کچھ اوسکی تکرار
لیے تو پڑھ کے اپنے دلمین کر غور
پھر اوسکو شوق سے پانی پلا دے
کہیں پھر ڈھانک کر گوشہ مین دھر کھ
کھلا کر پھر کھلا اوپر نہاری
اور اوسکو خوب ہوا گر ہی ٹھیک
کہ ہو چالیس دن مین رانکا ساند
کہ وہ مطلق بھی پہچانی جاوے
کھلانا اوسکا تب گھوڑیکا نہ ہیک
کھلا دو تب اوسے گلیا کے انسان
دیا اتنا ہی اس سے زر وسعت
کہ چھٹی تھوڑی سی گھی مین کر تر
کہ ہم ہے اوسکی حق مین اوسکا کھانا
لے اوس خانہ تاریک مین دن
چھوڑا وین میل کچھ مطلق نہ اوسکی
اور اوسکا موٹا اور اپسا او
نخد ہے بر یہ گرمی کی دوا ہے
تو پھر مطلق نکالے وہ نہ کچھ عیب
ہوا بالقصہ یہ قصہ جو کوتاہ
لگا اک دو خط گھٹنو نکے اندر
تو تلے بیل سکے دے اوسکو پلا

نہو معلوم گر از سبب بیچ گہ راہ
تو چہڑا دے گوشت او سبھی کو ملکہ
وہ چکنائی جو آتی جائے اوپر
کرے اک پانچ دن یونہیں جو بہم
وہ شہر مین آنکھہ کی اونکو نہ گہوڑا
جہان مین نام اوسکا گرگری ہے
نہو دم سے جو گہوڑا جو اک چند
بال اوسمین باندھ کر کر
جو گہوڑی ہو تو رکھہ دے تماشا
دیا صابون کا رکھہ شافہ بناکر
دیا جو کان مین ڈال اک نیا و
بہا پانی مین اوسکا سر لپیٹ
رہی اک بات اب تجھکو بتائی
اور اپنے منہ سے تو سیٹی بجائے
منگا کر چار پیسے بھر گڑا کو
ملا کر بنگ بھی اک پانچ ماشے
جو گہوڑا لوٹکر بغلو نمین جھانکے
شتابی جائے کہیں پیسے بھر لے
دیا اک لینڈ ہاتھی کا منگا تو
یقین ہے خوب بچ جاوے وہ گہوڑا
کہ اوس سے یون گیا ہے ڈوب کیا
اوسے پگہلا کے تو اوسمین ملا دے
نہیں اسکے سوا اوسکی دوا کچہہ

تو مین ہون دون تجھے اے یار آگاہ
کہ کہلا دے حریرہ سا ر اگل کر
اوسے لیکر اک باسن کے اندر
تو قوت ہو نہ اوسکی سال بھر کم

منگا کر ایک کالا چنی گہلا کر
بہت سا دیگچے مین پانی بھر تو
پتیلے مین ملا کر خوب سبکو
وگر اس سے زیادہ تو کھلا دے

بیان ہشتت اقسام بیماری گرگری و علاج آن

وہ بیماری نہایت ہی بُری ہے
تو یہ تو جان کہ پیشاب ہے بند
نکلنے مین نہوتا اوسکے تاخیر
بتاشہ یہ دوا بھی ہے تماشا
کہ پیشاب وس سے بھی ہوتا ہے کھلکر
تو اوسسے بھی یقین ہے فائدہ ہو
اور اوسکا اوسکی فوطون پر لیپ کر
کہ دو لوٹونمین بھر کر صاف پانی
کہ گہوڑا اتنے کے تا مشیاب نے الی
فقط خالی ہی گلیا کر کھلا تو
کھلا کر دیکھہ قدرت کی تماشے
دیا ہر لحظہ مضطر ہوکے کانکھی
مہیا دکنی مرچین لال کر لے
برابر چھال پیپل کی ملا تو
نہو پھر پیٹ مین اوسکے مروڑا
لگا رہے دم مین ہے جا جسکا پچھا
پھر اوسکو نال مین بھر کر پلا دے
اگر بخشے خدا اوسکو شفا کچہہ

سو اوسکی دھیان مین گہرا اٹھے طور
تو اوسکے ناتر مین مرچ کر لال
رکھے شوریکی تپی بھی بدستور
دیا بیری کی تپی خوب سی جا ب
دیا اک وہ سیر اک تیل لیکر
کرے گر یہ دوائی کچہہ برائی
وہ گہوڑا ہو وے پھر مطلق نہ بچیا
کھڑا ہو سا غری کے پاس جاکر
اگر گہوڑی کی سمجھے بند ہے لید
دیا دو پیسے بھر تو سونٹھہ لانا
ولیکن ہے ضرور اتنی کہی بات
تو ہو وہ باد سول اتنا تو پہچان
کچلکر بس کھلا دے اونکو خو
پلا دی چھانکر نالو نمین بھر بھر
مروڑ ہے لوٹ کر جو دم کو مارے
شتابی دو وہ لا تو اک آثار
اٹک کر دہ نہچہ ہٹا جہان سے
کرے دم پیٹ و بولی جو گہوڑا

پھر اوسکا گوشت پہنچی جب اگر
اور اوسکے نیچے مدہم آنچ کر تو
کھلا پانی کے اوپر اسے نکو خو
تو پھر اوسکا بہت سا خطا او تھا
کہ جیسے بیٹھتا اوٹھتا ہے گہوڑا
ولیکن شرط ہے ہر ایک پر غور
کہ دو ہین ڈالی ہی پیشاب فی الحال
تو البتہ کہ ہو جاوے خلش دور
رکھہ اوسکے فرج مین تاکر دے پیشاب
پلا مضمون سکے اندر آہستہ زور
تو پھر بازار سے منگوا کی رائی
یقین ہے یہ کرے اک دم مین پیشاب
گرا لوٹے سے پانی کو زمین پر
تو کر سا موتری کی جائے تقلید
دو چند اوسمین پرانا گڑ ملانا
سنے ہے وہ فائدہ جبتک کرے لید
کہ جب سے گرگری کرتا ہے حیوان
یکایک گرگری ہے آوے جسکو
ولیکن خوب سا ٹھنڈا اوسے کر
تو بدلو جس سے چاہے اوس سے بار
اور اوسکا نصف گھی لا کر خطر یا
سو دہنیت سی چھوٹیکا دیا نسی
تو لیکر اوسکے اگلا نالو مین تھوڑا

گرگری اول

گرگری دوم گرگری سوم گرگری

کہ تھا جو باد کھانا اوسکا پھولا	سو ہو وہ بادی نیکو گیا پھول
سوہاگہ بھون کر یا پانچ ماشے	پلا پانی مین دیکھہ اوسکے تماشے
اگر وہ پیر چھو کوئی کہتا ہو پانی	تو کہہ اک پاؤ بھر اسے یار جانی
اوسے دے قائزہ کی طرح ای یار	کھڑا کر تھان پر اوسکو گھڑی چار
نہو گر جھپہ سبب اور گھوڑا لوٹے	دیا ہی لحظہ گر کر لوٹے پوٹے
کہ پروا ہو گیا تھا اوسکا ہو بدا	سو پیٹ گر اگیا ہے اوسمین جو ہوا
دوا کر پہلے یہ جو آنت اندر	گرہ قطرہ ہی کی گر وہ باہر
تو پھر یہ بیان سنہ جو تھا پیٹ کا	کوئی سدا اثر ہے اوسمین اکثر
طرح اوسکی بتاؤن تجھکو اب ہم	نہو پر شور باد سے پیر سے کم
پھسلنا اوس بغیر اوسکا ہی مشکل	اسی خاطر تو اکثر مر جاتا گل
چلا دے تیر مین اپنا ذرا تک ہاتھ	سے آتی مین اس سے پھر تا کے پھسا
مگر دیکھا ہے مینے اس مین اکثر	کہ مر جاتا ہے یون گھوڑا اسقدر
کھلایا گر یون ہی تو اوسکو ہر دن	وہ ہو جبتک کے اچھا آ دل افروز
اگر انمین سے ہو کوئی نہ ای جان	تو پھر قولنج ہے تو اوسکو یون جان
ذرا گھوڑے کے منہ کو تو اوٹھا کر	سر کہ جا بال سے اوسکو پلا کر
نہو گر جاری اوسکا پیٹ ایک گر	تو اوتنا ہی پلایا کر اوسے ور
تو اس سے تو بھی اوسے ہو تندرستی	زیادہ اسمین ہوا گر سمجھ ستی
یہی پہچان ہے قولنج کی جان	کہ مین فوطے اوترتی چڑھتی ہر آن
علاج اوسکا بتاؤن تجھکو بیدل	بشرطے اوسکو تو سنکر رکھی یاد
مری تقریر کر یہ اک ذرا گوش	منگا اک مرغ کو پانی مین کر جوش
مع الآلایش ایسا کوٹ اید وست	کہ ہوا اوسکی ہڈی گوشت اوس سے پوست
اور اوسمین کالی مرچین آدہ پا ڈال	بتاؤن اب کھلانی کا تجھے حال
ہمیشہ گرم اک دم دے تو پانی	کہ ہے اوسکی اسی مین زندگانی
سے پلے گا منہ وہ گر سے پھر گا پانی	اوسے باد آگی کی وہ باد کھانی
کہ چھوڑیگا وہ پیہم سیکڑون گوز	یقین ہے خوب ہو جاوے اوسی روز
دیا اک نیم کی لکڑی ہو چھوٹی	انگوٹھے سے زیادہ جو ہو موٹی
کہ تا وہ اپنے منہ کو چبلا وے	اوسے وہ باد کھانی یاد آوے
تو جھٹکا کر اوسکے فوطون پر ہو گر پتلی	جو ہو وہ سخت اور سوجھی تو پہچان
وہین گر ڈال اختہ اوسکو فی الفور	نہین اسکے سوا اسکی دوا اور
نہوان جچہ مین گر کوئی بہ قدر	اور اوٹھے بیٹھے گھوڑا ہو مضطر
منگا بکری کے گلا پا کر اک چار	پکا کر اونکو جلدی سے تیار
وہ سارا البڈر ا اوسکو پلا دے	کہ تا اوسکو دہانے وہ پلادے
بہت سو گھی کو انپر ہاتھ پھیر کر	پھر اوسکی ساغری کو کر آکل
ولیکن اس مرض مین جو ہین دانا	نہین دیتے مین وہ گھوڑیکو دانا
دیا لاز کچھ ر اک پاؤ بھر یار	اوسے کر گوشت کر باریک تیار
مرے اک مہربان نے تھا بتایا	اسے مینے بہت سے ہے آزمایا
منگا دو سیر دودہ اوگو کی چہار	ملا دو نونکو مت کر عمل کو کم
ملا نصف اوسمین آٹا موٹھ کا خام	اوسے دے نصف صبح اور نصف شام
دیا چارون طرف سے خوب داغی	شکم پر اوسکے آگے نا نیرہ کی
دی اوس داغ مین آتشی ہو جا یار	کہ سمجھ اک کف بست اوسکو ہشیار
وہ پاوے زندگی گھوڑا دوبارا	بجز گر چاندنی کا کوئی مارا ہے
غرض گھوڑی کا منہ جابتک کھلا ہے	تو تب تک اوس مرض کی یہ دوا ہے
پر اوسکی چوپچ اور پاؤنکو کردو	اور اوسکو ڈال کر ہاون میں کر
وسیلا بھی پلا پھر اوسمین دو سیر	شراب اک سیر ڈال اوسمین لکر
کھلا اسبت تمام کو ای یار ہمدم	یونہین چالیس دن تک کھلا سمجھ
پر ایسی جاپہ اوسکو باندہ ایا	کہ جبتک جا ہے ہوا ہو نہ زندہ

سوا اسکے گلہری اور کیڈر ر
کرو نہین اس مرض سے تجھکو آگاہ
نہین اس مرض کی کچھ اور پہچان
سمجھ سست اس مرض سے گوڑ دہی
اسی کہنی کے موجب آدل افروز
ولیکن رکھیو دانہ پانی کی قید
غرض جو بند ہو جاتا ہے محکم
تو بڑھا کر اوسکی پیشانی پہ رکھ ہاتھ
تو بنا اوسکا نہین ہے کچھ یہ سینہ
ارنڈ کی گوہین اور خون کھاری
یو نہین دے تین دن لے و خوب کر غور
جو سمجھے گرم گرمی کی ہوا تو
پر اوس پانی مین ایسے مرد دہی ہو
دیا اک کام کر اور اسے جر دوست
برابر اوسکے منگوائے تو گوگل
دیا ساتھ اونٹ کی پشکل منگانا
یو نہین کر سات دن تک اوسے پیہم
ملا افیون کے پانی مین آٹا
وہ سبھی اور ہلدی پیس باریک
رکھ اون تینوں کو اوس آٹے کی اندر
پھر اوسکی گولیان اک چھ بنانا
لہو جب نکلے تو اوسکا ایسا بند
پھر اچھے ہاتھ پر اوسکو سہاتے

دیا کرتے ہین تو نہین لوگ اکثر
شتاب اوسمین کچھ نہین ایسا بہتر
بتایا مین تجھکو آگے تو جان
منگا حیض کی دس بیس گیہون
کیا کر پانچ دن تک اوسکو ہر روز
کہ تا کچھ اوسکے بچنے کی ہے امید
تو پھر ہوتا ہے اچھا وہ بہت کم
ہٹا اک رہ اوسکو زور کی حقنہ
وہ سینہ ہے زمرد کا نگینہ
مساوی لا نکر کچھ آہ و زاری
نہو گر فائدہ تو فکر کر اور
تو پانی شیر گرم اوسکو پلا تو
تو اجواین ذرا گر پیجو جو شر
لگا پر آگ کی جڑ کا منگا تو بست
کچل کر یاو پھر گڑ مین انہین ڈال
بڑے لے اوسکو بتاتا ہو جو دانا
کہ تا کھل جائے بانگا تیرا ہمدم
اوس آٹے کا بنا اک گول پاٹا
غرض دونون کو جب تو کر چکے ٹھیک
رکھ اوس گولی کو بھوبھل مین بناکر
سحر اور شام تو اک کھلانا
کہ آجاوے اوسے بعد پسینا
پسینا سوکھ جاوے وہ جہان تک

بہت سا اوسسے کبھی ہوتا ہے آرام
ٹھوکا اوسکے دہی ماتھے پہ جو ہین
خدا نا کردہ گر ہو جاے منہ بند
انہین دس سیر پانی مین جو ہے بہا دے
یقین ہے اس سے بھی ہو جائے چنگا
ہو چھاتی بند ہو جاتا ہے تھوڑا
کروں پہچانتی کو اوسکے مرقوم
اگر پیچھے کو ہٹے ایسا وہ جاوے
و گر ہٹنے مین وہ گھوڑا اگر تیز
پر اون دونوں کو تو اک پاو بھر لے
نہ دے پر دانا پانی اوسکو تب تک
ولیکن تا بمقدور اوسکو کم تو
یہ پشن رکھ ہو وے پانی گرد ہر جا
او سے تو اگ مین سب ست جلا
کھلا دے ایک بار ہی اوسکو بالکل
ذرا سے سونٹھ کی دانے مین ملکر
و یا اک پیسہ بھر افیون کے تول
اور اک وہ پیسہ بھر لی آنبہ ہلدی
منگا پھر بھنسیا و تنبا سی گوگل
غرض و خوب جلا کر جبکہ ہو ٹھیک
جو کوئی ترت کا ہو بند گھوڑا
ادھر کو اور ادھر کو پھیر کچھ نک
دیا باندہ ایسی جا پر اوسکو آگا

دلی بے کھٹکے ہو جاتا نہین کام
پلٹ جاتی ہین آنکھین اوسکی دو ہین
تو پھر تو یاد کر رکھ یہ مری پند
رہی آدھا تو تھنو نسے پلا دے
وہین گویا نہا لیوے تو لنگا
تو ہو جاتا ہے جلد اچھا وہ گھوڑا
بتاؤں سہل تا ہو تجھکو معلوم
کہ تیرا ہاتھ مطلق دکھ نپاوے
تو کر اوسکی دوا کی تو یہ تدبیر
کچل کر اوسکو جلدی سے کھلادے
وہ بالکل صاف ہو جاوے نہ جب تک
زیادہ اس سے مست دے اک دم
تو اک پیسہ بھر اجواین ہو آیا ر
دی بھوبھل مین اندک بھل بھلانا
خدا چاہے تو وہ جاوے وہین کھل
کھلا دے شام کو پانی مین جل کر
اوسی پانی مین اپنے ہاتھ سے گھول
منگا سجی ہی تو اوتنی ہی جلد
برابر تینوں چیزین کر کے اکل
تب اوس گولی کو گھٹوا خوب بار یک
تو لازم ہے کرے تو اوسکو کوڑا
اوتر کر خوب کپڑو نسے اوسے ڈھانک
گذر جس جا نہو ہرگز ہوا کا

بہت ہو کمل اوسیر اس طرح وا
اگر ہو فائدہ اور تو کر ہی غور
ویا پانی مین تیر اوسکو جا کر
ویا اک ڈھائی تپی آگ کی لے
منگا یا آدہ پاو اک دیتوا سپند
منگا پھر بھنیسا او تنا ہی گگل
منگانا پھر چھٹانک اک پھٹکری بھی
سہاگا پھٹکری پھر بھون دینا
بنا کر گولیان سولہ یہ کر کام
اگر منظور ہو پانی پلانا
جواہڑ یا منگا اک سیر بھر تو
پھر اوسکو گوندہ کر سر کہ مین آیا
سفر مین اپنی گھوڑی کی تو اے یار
خبر اس طرح جس گھوڑی کی لیگا
اگر گھوڑا اتر اگرمی کو ماسنے
اگرچہ وہ پسینے مین بھی ہو غرق
بھلا یاد آیا سن لے یار جانی
سفر مین گرمیونکی ہے جو دانا
چہارم تو مقرر کیجو بس کم
جو دن سردی کے ہون تو دے یہ چیزین
وہین اک پاو بھر گڑ مین ملا سب
جو ہی پیلا تو گرمی سے ہے وہ پان
ولیکن پانچ دن کے بعد اے یار

کہ پھر اونہ رہے اوسکا اک نظر مال
تو اوتنی ہی پلا لا کر اوسے دو
کہ ہو جاتا ہے خوب اوس سے بھی اکثر
فقط خالی ہی ملکر ایک دن دے
اور اتنا ہی منگانا گوری سگند
مساوی ہون یہ پانچون کر کے اکلکر
سہاگا اوتنا ہی اور لوٹ سجی
اور اون سب چیزونکو تو کوٹ لینا
کھلا اک صبح کو اور ایک دے شام
تو اس پانیکو لوہے سے بجھانا
بہت باریک کر یا دن مین اوسکو
کر اوسکی گولیان چالیس تیار
رہا کر دانہ پانی سے خبردار
تو وہ مطلق دغا تجھکو نہ دیگا
تو یہ کر روز گر خوب اوسکو جانے
یہ نہلاتی مین اوسکی تو نکر فرق
چھڑکنا منہ یہ بھی کچھ اوسکی پانی
وہی دیتا ہے کم گھوڑیکو دانا
کہ تا دم پر رہے وہ تیرا ہمدم
کسی بازار مین لے یہ چیزین
اوسی گلیا کی ہاتھو نسے کھلا سب
جو گاڑھا ہے تو بادی ہے وہ پہچان
نہو غافل دوا سے اوسکی زنہار

پلا اوسکو شراب اک سیر لا کر
یقین ہے یہ کئی دن میدہ بالکل
نہین کرتا ہے کچھ مطلق خلل یہ
ولیکن کام اتنا کیجیو یار
ڈلا جوائن خراسانی ہی جلدی
منگا کر بال کنگنی پاو بھر ایک
یہ تینون چیز مین بھی ہون سب برابر
منگا کر سیر بھر پھر گڑ پرانا
ولی رکھہ وادی اور پانی کی تو قید
یہ نسخہ آزمایا ہے کئی بار
پھر اچھا نیلا تھوتھا پیسہ بھر لا
کھلا شام و سحر ایک ایک ہر روز
جو گرمی ہو تو دانہ کم کھلانا
کبھی نکلے جو گرمی مین سفر کو
بہت سا پانی پاوے تو جہان پایا
اگر پانی ملا تھوڑا ہی تجھکو
کھلانا روز منزل پر پہونچکر
نہ کیجو دانہ کم کر نہین تاخیر
جو دبلا ہو تو ہرگز غم نہ کھانا
ٹکی بھر پھٹکری اور اوتنی ہلدی
لہو موتے اگر گھوڑا تو ہو شاد
سمجھ جی مین ملا اوسکی ہوئی رو
منگا دو پیسہ بھر تو کھانڈ بورا

کہ آجاوے پسینا تھر تھر اگر
اوسی ترکیب سے وہ جائیگا نکل
ولایت کے ہے لوگونکا عمل یہ
کہ منہ مین اوسکے گھی مل لیجیو یار
منگا لی اوتنی ہی پھر آنبہ ہلدی
پھر اوتنا ہی منگا لہسن بھی اے نیک
کہ وزن اوسکا یو نہین ہے بس مقرر
وہ ساری چیزین پھر گڑ مین ملانا
یقین ہے خوب ہو دے ہے یہ امید
اسی خاطر لکھا ہے مینے اے یار
کسی پتھر پہ اوسکو خوب پیسوا
کہ اچھا ہو وہ بالکل اے دل افروز
جو سردی ہو تو پانی کم پلانا
تو پھر پانی پلا پاوے جہان تو
اوسے پھر شوق سے نہلا وہان یار
تو اوسکی آنکھو اور فوطون کو بھی تو
مساوی نون آٹا دو ٹکے بھر
کہ اوس موسم مین کم دیتا ہے اکسیر
پھر اوسکے بدلے چار طسو نمین کھلانا
اگر کچھ دیر ہر گز کوٹ جلدی
دوا کچھ مت دے گو ہون سو بھی یا
لہو کا موتنا ہرگز نہین بد
دو چند اون وس سے کید دے تو پورا

علاج ماتزہ بند شدن پیشاب

لہ دربیان سفر گرمی لہ سفر گرما کے سفر سرما کے دینا سے بیخون

پلایا کرے یہی پانی میں تب تک
اگر تپلا ہے وہ تو وہ دوا کر
پھر اوسمیں تھوڑا آٹا تو ملا دے
ویا اگر روز ہے یہ بات معروف
چبا کر نون تو اور باسی پانی
نلی سے پھونک آنکھ اوسکی میں ہمیشہ
ونیا پھر ایک ریٹھی کو گھس کر
ہ ہتو اوسکو بھی سیکی پہ لگواے
بہم پسوا کے دونونکو ملا دے
اگرچہ دیر سے آوے پسینا
جہانتک ہوسکے تو را کھ منگوا
جو سوکھی تو تو یہ جا دے وہ حیوان
اور اک گال دے تو دھم کی نوک میں بال
پر اک چالیس دن لے ہر دو دانا
جو گھوڑے کا کوئی پٹھا پھڑک جاے
بلا پتھر پھیر کے تو اوسمیں تشکیل
جنادین اب پکانے کی طرح ہم
نہ نکھیر وہ تین دن تک تو کیا کر
بقدر احتیاج اونکو بھی لیجیو
کئی دن باسی پانی سے جو دھووے
ویا لیکر دہی کو خوب لت کر
ملے گر تیل بھی سر سونکا اوسکو
منگا کر آٹھ پیسے بھر تو صابن

لگو نہ ہو موتو نہ اوسے موقوف جب تاب
وگرنہ دے اوسے یہ اے برادر
کھلا اگر پہلے پھر پانی پلادے
ولیکن تب تلک جبتک ہو وہ موقوف
کئی دن پھونک آنکھ اوسکی میں جانی
کہ ہو جاوے کبھی دل میں خلل دور
اگا کر پھر تو پرسے اوسکے اوپر
کہ جلدی سے اوسے آرام آجاے
نلی سے پھونک کر اوسمیں لگا دے
تو پھر مشکل ہے بھائی اوسکا جینا
اوسے اوسکے بدن پر خوب ملوا
نہ ہو گر خشک تو اوسکو ہوا جان
تو ممکن ہے کہ اچھا ہووے بیمار
نہ دیجو مطلق اوس گھوڑے کو دانا
خلل یا کوئی ایسا اور ہی آے
مساوی پھر اک کوکر کی آنکھ
تو باندھ اک چھیچھڑا لکڑی میں محکم
بقدر احتیاج اپنی لیا کر
ولیکن خوب سا پھر سینک دیجو
تو البتہ کہ فرصت اوسکو ہووے
پھر اوس میں ڈالدے بازو لیب بھی
تو البتہ بہت سا فائدہ ہو
تمک نصف اوسمیں آدے مردہ دو فن

زرد دھیان وسپہ کہیو جو فرو اون
منگا اک پانچ تولے مرچ کالی
اگر تجھ سے میں پھر کہتا ہوں گر یہ
لگے گر آنکھ میں تھوڑا کچھ چوٹ
اگر پھلی پڑی ہے تو نکر دیر
ویا اوسی ہی چنے پیس باریک
ویا سوشیر خوارہ کوئی سن تجھے
ویا بازار سے لے گیرو اچھا
ویا اک اینٹ پسوا تو برائی
اوسے ہی جو غمی نے آ کے مارا
وہ راکھ اوسکی بدن پر ملیو تب تک
اگر وہ گل تو دیدے اوسکی سر پر
دوا اور اوسکی ہے اسکے نہیں کچھ
کہ پھر جبتک جیئے وہ تیرا گھوڑا
تو پھر تو دیکھ بہت ہو یار بتیاب
پکا خوب آنچ پر ان سکو تپلا
اوسی پھر بھر کے اوسمیں اوسپہ چھوپ
ویا تیل اور افیون اور گیرو
اگرچہ ہو کسی گھوڑے کو خارشت
یہی رکھتا ہے حکم اے یار جانی
لگا کر دھوپ میں باندھ اوسکو محکم
ویا پانی کٹھیلوں کا بٹر اکی
پچل کر باندھ اک کپڑے میں اوسکو

کہ تپلا ہے ویا گاڑھا ہے وہ خون
ملا نصف اوس سے مصری اوسمیں خالی
برستور اوسکو بھی اوتنا ہی دیکر
تو پھلی کا نہو جاے کہیں گھنٹ
تو کر اوسکی دوا کی اب یہ تدبیر
برستور اوسمیں ڈالا کرے یہ تھکیک
تو جو کہیں ہو نہیں ایکا اوسکی
سہ چند ان اوس سے لے تو شوراکی
برستور آنکھ میں ڈال اوسکی جانی
نہیں اسکے سوا کچھ اور چارا
عرق وہ خشک ہو جاے و نہ جبتک
برابر سوپنچ سے کانوں کے اندر
وہ نادر ہے جو ہاتھ آوے کہیں کچھ
کرے پھر جو غمہ اوسکو نہ گوڑا
ملا پانی کی مٹی میں تو پتیا
پکانے کی تو دی ترکیب بتلا
کھڑا کر دھوپ میں کر سر بستر چھوپ
ملا کر وان خلل پاوے جہان تو
تو غافل مت ہو بیماری ہے یہ زشت
کئی ذکا نٹر اسکے کا پانی
یقین ہے تین دن میں ہووے وہ کم
بدن پر اوسکو دن دو تین ملدے
رگڑ کر اوسکو باسی پانی میں دھو

کی دئیمین یقین ہے مجھکو بالکل
دیا پیس منگا کر پیس باریک
بقدر حاجت انڈی تونکو لینا
پکا تو نیم کی پتی مین چانول
اگر یوپچے تو سمجھے اوسکی مسیعا
اگر چالیس دن دی تو بد مستو
نہ تڑ ہتی ہون کسی گھوڑے کے گر بال
وگر چانول کا دھودن پی یا تو
نہایت ہی بڑا ہمیار ہیدہ رو کسا
مساوی پیس چونا اور ہڑتال
کسی گھوڑے کے پڑ جاوی اگر بھر
نمک ڈال وسمین کھاری مہ پانو
اوتھیں بھر باندہ کر کڑوے تیل سے تو پان
یونہین دو تین دن تک کرو تو ہیم
نلی پر ہاتھ کی ٹیڑھا جو اک ہی
مسہل لب جو انکی کھولتے ہین
کسی گھوڑے کی گر آوی اتریس
پھر اوسکو تو اگر چاہی کہ ہو بند
بس اک دو تین دن کا ہی کھیڑا
اگر تیر لگنا راجانے گھوڑا
جلا کر ناک مین دلی اوسکی دھونی
دیا تو کائی پھل کو پیس لے یار
پکایا دودہ مین پیسا بھر انتیر

نہمین رہنو کی دسکے جسم مین چار
ملا تو تیل کچے مین کرو ٹھیک
لگامٹی کو دھو پانی سے دینا
دہی مین کر کے ٹھنڈا ہاتھ سہہ لو
تو ہے چالیس دن تک اوسکی تعداد
تو بر ساتی کا بھی ہو پھر خلل دو
تو مین تجھسے کہون جی اسکا احوال
تو اوس سے بھی نہایت فائدہ ہے
کھا کر ذرا مین کنگھیرا اوسے لوگ
چھڑک کر ٹاٹ سی باندہ سکو جی الجھا
تو پھر جو مین بتاؤن وہ دوا کر
تلے کر آنچ اور اوسکو کا کو
لپیٹا اوس سکلے او پر ہو تیج کا بان
کہ تا اچھا ہو وہ درد ورہو خسیم
سوا ہیں ہند کتھو مین اوسی پے
تو پڑ آوی وہ وہ بولتے ہین
تو رہنو دلی وسی پس مین دل کبر
تو یہ اوسکی دوا ہی اوی خرد مند
خدا چاہی تو وہ ہو جاوی اچھا
چڑانا ٹاٹ تو دی کر کے تھوڑا
کہ تا جاتی رہی وہ سب بو بی
نلی مین پھونک اک اوسکی مین دن چار
سکھا کر دھوپ مین پھر اوسکو پیس

یہ نسخہ خواجہ احمد کا ہی ارشاد
ملا کر اوسکو اوس پر دھوپ روز
لگا گر کوئی گھوڑا اگن باد
دے ہر چیز آدھی سیر ہو بس
پھر اوسکا وقت بھی پہچان لینا
اگن باو اوسکو سب کہتی ہین وہ
ملے جا ہی اگر پیچ او سمین چھینکے
بھر ہی گر گوشت تیل مین کسکے
علاج اوسکا مجرب مین بتاؤن
لے سیر تیل کلے اوسکی جب تک
چڑھا ہانڈی مین اک دو سیر پانی
رہی جب پانی آوے تب نہ کر آنچ
رہا پانی جو ہانڈی مین بھی اوتا
سجھے پہچان پی کی مین بتاؤن
اگر جو ہو وہ موٹا ہو نہ زیادہ
خلل آتا ہی ذرا اوسمین جو تھوڑا
چھڑک اوسپہ نمک تھوڑا سا کھاری
برابر دے تو چونا اور ہلدی
یہی ہے جان رکھہ اسکی نشانی
دیا کا غذ ہو باکر اہو نیلا
وہ دھونی جب لگی اوسکو چلکر
کہ تا آلایش اوسکی سب نکل جا
پھر اوسمین نصف لاہوری نمک کو

سمجھہ کر مت اسے کر تو برباد
کہ جلد اچھا ہو تا وہ آدل افروز
تو اوسکا بھی بتاؤن تجھکو اک آنا
کھلاؤ مین نہ کچھہ تاخیر ہو بس
کہ جب پینا اوسے پانی نہ دینا
او وہ ٹر جاتی ہین جسکے بال اوس سے
تو ہون بال اوسکی پینے اور گھنے
تو لازم ہے کہ بہتر اوڑ جاوین جسکے
جو ہاؤن تو مفصل کہہ سناؤن
تو نہ پہچان ریو قت باندہا کرو تب
وس اوسمین ڈھاک کے پتی ہو جاتی
لپیٹ ہر ہاتھہ پر پتے وہ تو پانچ
اوسی تو اک پہر تک اوسے ٹپکا
رکھی جو کان تو سب کہہ سناؤن
تو جان آئی ہے پی ای مرد ساد
تو رہ جاتا ہی چلنے سے وہ گھوڑا
کہ تا چندی رہی وہ خوب جاری
کھرل مین پیس کر پھر اوسکو بلدی
نکلتا ہی سڑا تیلی سے پانی
ولے اندک اوسے کرے تو گیلا
کھلے گا مغز ریٹھ اوسکا گر
وہ اچھا ہو تجھے آرام آجاے
اگر اوس آدھی کی وقتی عفران آنچ

علاج اگن باو
علاج اکھلیا
علاج دربیان آمدن پسینہ
علاج سسی ھوکے سار

بناکر اوسکو رکھو تو جمانکر پاپر
دیا اک جاپ تو نہ مکھی گو گھسلا
پھر اوتنا اوکر جلدی ہی تیار
بڑا ہی نسخہ ہر اسے یار بانی
دیار وڑا کوئی بتلی سے آسے
دنفو اوسپر کرے کپڑ دو لگی نہ تہ
یہ مین دو تین دن گر یہ بچھاپار
دیا بھو بھل ہی سیم کے نیچے تو ڈال
جو سوجے پیٹھہ گھوڑی کی کہین سے
لگانا اسپغول اوسپر یوہین تو
دیا کڑوا چیپڑ دو ہی تیل اوسپر
ولیکن اس عمل کا ہی یہ دستور
تو پھر اکسیر اوسکے حق مین جو ہو
رکھو کونڈے مین بھر کر پاس پانی
پھر اوسمین تیل ٹک دو اور ملا دو
پھر اک لکڑی مین باندھو ایک لتا
نہ اوسپر بیٹھے گی مکھی کوئی آ
جو دھوو زخم کو ای مرد ہوشیار
کبھی بیٹھی نہو اوسپر سیاہی
پلیم اور خشک تمباکو تو چھان
اگر ہو زخم پر چڑا ابھی سخت
حب او کھڑی پھٹکری اوسمین لگا خوب
سکھاکر خوب اوسکو پیس باریک

دیا کیجیو اوسے دو سرخ بھر تا
ملا او تنا ہی اوسمین شہد اچھا
پلادو دو سمرکے تھنے سے ای یار
کہ یہ خون خان کی ہی کی فشانی
کہ ہو مجبور گھوڑا لنگ ہو جاے
رکھو اوسپر پانون اوسکا پٹھہ ہمت پارہ
تو پھر ہو جاہی اچھا وہ بچارا
پیا تین دن آمرد خوشحال
تو لیکر چکنی مٹی تو زمین سے
رہی یہ نسخہ بھی معلوم تجھکو
دیا ہو ڈال باسی پانی لیکر
اگر ہی تب جب کر ہی خوگیر کو دور
وہ شہ اوسکے لہو مین کہہ دون جو
کہ ہو مشکل بہت یہ بات پانی
اوسے دل خوب ہاتھو نسے اوٹھا لو
جہان وہ زخم ہو ٹھیکا سا چھتا
نہ ہرگز بند کا ہوگا اوسکو خطرہ
تو پتی نیم کی پانی مین کر جوش
پڑی ہون اوسمین کیڑی کچھ بھی پانی
پھر اوسمین شوق سے میرا کہا مان
تو اوسکو پھل توست جان ہی سخت
بغیر اسکے نہین کرنی دوا خوب
چھڑک اوسپر کئی دن تاکہ ہو ٹھیک

یہ ہین گر تم کرو گی صبح اور شام
پھر اوسمین کاڑی پھل قدری ملادی
یوہین دو چار دن تو دیکھ کر غور
لگے گر میخ کھل بند نہین جو ٹپکر
تو پھر تو اوٹھہ کسی کی کچھ نکر شرم
پھر اوسپر ڈال پانی تھوڑا تھوڑا
تجھے ترکیب ہی جو یہ بتائی
کہ تاجاتا رہی وہ لنگ اوسکا
اوسی تو گوندہ کر اوسپر لگا دیکر
دیا صابون لے اور گرم پانی
یقین کر رکھہ خواص اسپ کا ایک صحیح
لگے گر پیٹھہ گھوڑی کی بڑی چور
پرانا آدہ پاک سے لیکے چونا
کرو ہرگز نہ ٹک پل دیر اسمین
اوٹھالو اور وہین دو پھیک پانی
اوسی لہو کو جیر دو پھرسکے تم یار
پھر آوی نگاگئی دنمین وہ سارا
اوسے دھو او سسے پاکر تیسری بار
اگر اوس زخم مین کیڑی پڑی ہون
پر اوسکو لیپنا مٹی پیارے
نمک اور گھی لگا اوسپر کئی دن
جو چاہی زخم جلدی خشک ہو جاے
دیا جو تی کا چمڑا لے پرانا

تو آلایش کا رہنی کا نہین نام
اوسے تو ایک تھنے سے پلادی
نہو اچھا تو پھر کچھ فکر کر اور
چیھی یا کھو پڑہ پتلی مین ڈھلکر
کرا نہی ہاتھ سے اک زیٹ کو گر
کہ تاگرمی سے گھبرا وہ گھوڑا
مغل کہتے ہین سنگ پا اوسکو بھائی
سنور جاوی وہ سارا ڈھنگ اوسکا
کہ بس وہ بیٹھہ کر اوسکو مٹا دی
اوسی دھوا اوس سے تا ہو جاے فانی
اسی تو جان لی ہین سب بدو نیک
سیاہی لوگ کہتے ہین جسے سوکھڑ
اور اوس ہی تیل کر ڈالیکے دونا
ملا دو کوٹ کر جو نی کو اسمین
کہ وہ شے ہی نہین کچھ کام آئی
کسی دن دس کسی دن بند سولہ
ہرا ہوگا سے سر سے دوبارا
ولیکن غور کرنا تو اوسی آن
تو وہ پھر ہو نمین چھوٹی یا بڑی ہو
کہ اوسمین گھٹ گی وہ مرجائی سار
اسا اوسی وہ نوچیز ہین لیکن
تو لازم ہی کہ ہی کی لید منگوا
کہ ہو ہرگز نہ اوسمین کچھ بتایا

اوسے بھی پیسکر چھڑکے اوسی طور
چھڑک یا اونٹ کی پسلی جلاکر
لگا تیل اوسپہ تو دن پانچ یا سات
سمجھیو مت اس امر نسخے کو تو کھیل
کئی دن گرگر ہی اوسکو نہ یار
پلانا سات بھر پانی کے سے بہتر
کھڑی جو بیچ مین تھتھونکے گر ہو
منگا کر پاو بھر تیل اوسکو گرم
جب اوسمین خاک ہو جاوین وہ جلاکر
بچھیرا ہو تولد ہووے اے یار
یقین ہی جب بڑا ہو تب ہولا چاپک
تو پھر جب ہو بڑا تب یہ یقین جان
بظاہر جتنے اختہ کے ہین آثار
علاج اوسکا ہی خوب ایا مجھے یاد
لگن مین پھر رکھکے ہاتھ بھر تو
نہو وے پای لیکن پیچ ٹھنڈی
سبھی ہو جائیگا اوسکا خلل دور
اگر گھوڑی کی او بھرے پیل بڈی
لگا دی اوسکو پھر اک ٹھیکری پے
فقط مصری بھی باندھ کو ٹکر یار
چھر کنا پر نمک اوسپر تو ای یار
اوسے اک وس مہر باندہ دینا لگن کر
دیا اک اونٹ کی پسلی کو گرگر گرم

یقین ہے خشک ہو جاوے وہ فی الفور
کہ تا اچھا کرے اوسکو سکھا کر
ولیکن تھوک ہی مین گھسکے زرات
منگا اک چار پیسے بھر امر بیل
تو مٹھہرین وہ ہین اوسکو نہ زنہار
کہ کرتا ہے فواید یہ بھی اکثر
اوسے تو کاٹ کروانے الگ تو
بھلا وین ڈال دی اوسمین نکر شہر ام
سب اک باسن ہین کچھ چھوڑ کر
اوسے گرنے زمین پر دو نہ زنہار
فلک تک پوچھو اوسکے نال کی تک
ہلا وی وہ نہ گھوڑی کی طرف کان
وہ پای جائین ہین اوسمین نہ زنہار
جو منصف ہو تو سنکر اوسکی داد
اولٹ بال اوسکی دم کی بسر تو
رہے اک لحظہ اوسمین ڈوبی بڈی
اسی تو آزما کر ہو وسے منظور
تو پہلے کردو امت ہو پسندی
وہین پھر ٹھیکری کو اگ پر دھر
تو ٹھیرے پیل بڈی پھر نہ زنہار
کہ بن اوسکی نہ مٹھی کی وہ زنہار
تواتر وہ ہین اوسکو تین دن کر
اوسی سینک اوس ادر گر ناکر شمع

و یا سبزی منگا کر خشک پیسو
اگر چاہو کہ نکلین زخم پر بال
بچھیرے کو جو جانے سو بڑا ہی
کچل کر اوسمین گڑ تھوڑا ملا دو
سہاگو بھونکر یا دہی اوسی روز
لب بالا کو یا اوسکے پکڑ کر
نمک ہلدی اوسے دو تین دن روز
لگا یا کرا وسی اوس زخم پر یار
جب اچھا ہو گا زخم ای نیک فرجام
ملا خوب اوسکو اک کمل مین لیکر
اوسی ایام مین تو یار اکثر
بظاہر تو نظر آوسے وہ ابعد
کمر مین آوے جب گھوڑے کے لچکا
بہت سی چاولون کی گرم ریت
ولیکن باندہ نامضبوط اگر کسی کی
سٹرک پر تا بدن کو جھر جھرا کی
نکل جاویگا وہ لچکا کمر کا
ملا افیون بتاسہ مین دو چند ان
وہ جب ہو گرم تب باندہ دو اوسکو
جو باندھی بھل بھلا کر کا گردہ
دیا تھوہر کی ٹہنی بھل بھلا کر
رہین سکے بال قائم ہو گر دور
کئی دن مین جمع ہو جاوینگی اچھی

وہ پھٹری خشک تا وہ زخم ہو جا
تو سن رکھہ یار اوسکا مجھہ سے احوال
تو سن مجھہ سے سہی اوسکی دوا ہے
پھر اوسکو بعد دانے کے کھلاو
وہ اچھہ ماشہ ہو وہ ای دل افروز
اگاڑی کی طرف کھینچ ای ہنروز
پھر اگر مس کرا ای یار دل سوز
سحر سے شام تک دس پندرہ بار
نہین رہنے کا مطلق اوسکا تب نام
پھر اوسکے بعد تو رکھہ دم زمین پر
سٹے کھی اوسکے فوطون کی جگھہ پر
یہ باطن ہین جو وہ اختہ ہو مقرر
تو ہو نپچی دل کو بس مالک سے کے ہیجکا
وہی جسکے بتاؤن اوسکے لز بیج
اور اوسکی کھول دینا تو پچھاڑی
لگا دی سب کمر کو وہ گرا کے
نہو گا پھر تجھے کچھ غم سفر کا
ہتھیلی مین مل اوسکو ای سخندان
یو ہین بہنی دی جبتک خوب وہ ہو
تو ہو جاوے کئی دن مین وہ مردہ
اور اوسپر تھوڑا صابن پھر لگا تو
نہین رہنے کا غم تو ہو گا مسرور
تو خالص نیر ہو جاویگا کچھی

قباحت اسمین ہی لیکن بہر حال
ویا ڈھیلے سی بھی سینکے بدستور
اگر او بھری ہو پتنگ یا چکا دل
جو چاہی تیر الگھوڑا چھوڑے جھولی
دیا اک پاؤ بھر سونٹھ ای جان
جلا ایکھون مین اوسکو خوب پیکر
جو گھوڑا دھانستا ہو تیرا اکثر
رکھ اوسکو چھید کر اور رگ کو اندر
نہو دو تین دنمین فائدہ جو
دیا اونتنی ہی تپی بانس کی لے
دیا لی سیر بھر اجواین اسے یار
ہمیشہ اسمین اک دمڑی کے بھر
دیا پانی پہ دے اوتنی ملا ئی
جو گھوڑا خشک کھانسی کھانستا ہے
مسالا دی ہینگ رائی اور نمک ہو
کھلانا چار پیسے بھر ہے بہتر
یقین ہے اتنا وہ کھانے لگے گا
جو چاہے آنو مٹی نکلے ساری
نمک تین آنولا اور بہڑ بہیڑا
مقرر کچھ سننے کی بھی موچھال
بہت سا لی دہی اور تھوڑا پانی
پھر اوسکو لید مین گھوڑی کی تو گاڑ
بقدر ایک پاؤ بھر کو بیس دن وز

کہ نکلین پیپ نہ اوتنی جا بہ پہر یار
تو پھری یہ یقین ہو جاوہ وہ دو
تو سینگ اوسکو بھی اوس سے خوب ملو
تو پسلی پر جو اوسکی چاہی پولی
ملا نصف اوسمین سجی خوب سی چھپان
بنا کر اوسکی پوٹریان ایک چالیس
تو پھر مین جو کہون سو وہ دوا کر
نہو اور گر ٹکے دو بھر سے کمتر
تو پھر دو چار دن تک دے تو اوسکو
پیا بانسی کی تپی یا اوسے دے
منگا اور کوٹ کر کر اوسکو تیار
دیا کر شام کو دانے کے اوپر
ہمیشہ پاؤ بھر آمیر سے بھائی
اوسی کہتے ہین یہ سب دھانستا ہے
یہی بہتر ہے اسمین کسکو شک ہو
رہو پھر قائزہ دائم سہیر بھ
کہ تو دیکھ اوسکو گھبرانے لگا گا
تو کر ساڑ ہی ہی تین کو بار ی
منگا نار سے یہ سب بھیڑا
سبھون کو لیکے تو جو کوٹ دا
پر اوسمین ہے کہ جسمین جا چھانی
پر اس ڈھب سے کہ ہو اوس جا یہ بھر
کھلانا بعد دانا ای دل افروز

جو سینکے شیر گرم اوسکو تو زائم
ٹے کر نا عمل یہ ابتدا مین
اگر بالکل نہو جاوی گی بہتر
دیا کر چار بار دواغ فی الفور
پھر آنا ماش کا اک پاؤ بھر لے
دیا کر روز اک پانی کی ہمراہ
مجرب ہے نہین مین ہاں گر تا ٹنگ
اوسے مجھو بکل مین گھر بعل جھلا
بقدر اک پانچ پیسے بھر کی لیکر
دیا پھر آدہ پا لیکر کٹالی
اوسے پیشاب مین بھیگو بو کر
یقین ہے یہ رہی اوسکو نہ وہ تنس
نہو وہ پھانس اوسکی جب تلک دور
اگر گھوڑے کی ہے کچھ جو کی تدبیر
اگر کچری بھی اتنی ہو تو یہی خوب
ری دانی کے اوپر سے کھلانا
قرار پیٹ مین گھوڑے کے گر ہے
بنا لی اب کہون مین جس طرح سے
غرض رائی بھی ہو کچری ذرا ہو
روایت اوسکی یون کر تا ہی راوی
اوسی پھر اک بڑی مٹکی مین تو بھر
جب اوس پر گذرین کن بھی پانچ ماسات
اگر اس سے زیادہ کچھ کھلا دے

تو البتہ رہین بال اوسکے قائم
نہو گا نفع مطلق انتہا مین
زیادہ تو نہووے گی مقرر
مگر اوسکے سوا اوسکی دوا او
یکا تمیزون کی ارولی تو ملا کے
کہ تا چھوڑے وہ جھولی تیری دوا
تو خالص ایک چمچہ تانگا ہینگ
کچل کر بعد دانہ کے کھلا دے
دیا کر پیاز اوسی پانی کے اوپر
کھلا دے بھل بھلا کر اوسکو خالی
غرض اک تین دن ایسا ہی تو کر
نکل جاوے کلیجے کی تری ہے
پلیتا رہے یہی چیزین بدستور
تو سن کچھ مین بتاؤن تجھکو
ملا آٹے مین بنا کر کے جو کوب
ہمیشہ بس یونہین مت بھول اسکا
تو پھر بس آنو کا البتہ ڈر ہے
مجھے معلوم ہے وہ اسطرح سے
پر اجواین بھی ہوا اور سو بھی ہو
کہ سب چیزونکو لینا تو مساوی
روا مین ڈال وہ اوسمین ملا کر
تب اوسکو یون کھلا دے مرچ سات
تو ساڑ ہی کی تو کیفیت وہ کھاوے

بشدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا
مویلا ہضم کر جاتا ہے اگر ہو
اگر پایا ہو گھوڑا اگرچہ دانا
رکھان دونوں کو تو پر کوٹ کر خوب
مرس اک دوست کا ایجاد ہے یہ
جو ہوتی دم بدم گھوڑا مری جان
نہو پر آٹھ پیسے بھر سے وہ کم
بنا کاغذ کی بھر تو ایک پونی
یہ مسن رکھنا تنگ گھوڑی کا لگی گر
بتاؤن اب کہ اوسکو تلک کر
کہا تو مان سنے سیر انگور یر
سہر بھر بعد جو پانی پلا دے
کہ گر ہے فائدہ تو اور بھی دے
نہ کیجو خوف کچھ گرمی کا زنہار
نکال اوسمین سے تو پھر چار تولے
اسے ملنے بہت ہے آزمایا
وپٹنا شیر دم کے حق مین سم ہے
مثالی مین تو اک مادی بھر رہا تھا
اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا
بہت چھوٹی ہو جس گھوڑی کی آلت
طرف سے اوسکی منہ مت موڑیو تو
اوسی کی خوہ اصالت کا ہو قابل
مسور اور بینگن اوسکو دیکا کر

ہمیشہ فائدہ کرتا ہے بیاڑا
بتا دون اوسکی بھی ترکیب تجھکو
تو تر کر ساتھ دانے کے کھلانا
سن اب مجھسے کھلانی کا ہے اسلوب
بتایا تھا مجھے سو یاد ہے یہ
تو ہو سردی یا بادی سے پہچان
یونہین دو چار دن تک کر تو ہیم
جلا کر اوسکی دم او سکو تو دھونی
تو غم کی جا نہین کچھ سوچ مت کر
وہ ہو جبتک کہ اچھا تب تلک
منگا بازار سے پیاز ایک دو سیر
تو لازم ہے دانے سے اوپر کھلا دے
وگر نام اوسکا منہ سے بھی تو مت لے
مکرر آزمایا ہے بتکرار
کہ جب دم بول مین اپنے بھگو دے
میان بانی نے مجھکو تھا بتایا
اگر ہے جو دم بہت وہ شیر دم ہے
لگا تھنون سے نر کے زور سے تھم
تو باسی پانی لیکر تھوڑا تھوڑا
یہ بیشک ہے نجابت کی علامت
اوسکو گھوڑیون پر چھوڑیو تو
کہ جسکی فرج دیکھے چھوٹی عاقل
تجھے تا خوش کرے آتنگ لاکر

جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو
ملایا کر تو میتھی موٹھ مین یار
دیا منگوا ہے سونف اک سیر و سیر
بقدر دو چھٹانک اوسمین سے ہر روز
پھر بھر فائدہ دائم رہے لیکن
منگا کر میتھی یا سویا برابر
جو ہو تیرے کسی گھوڑے کے مسا
گھڑی چار اک تلک گھوڑونکو گر
بھگو پانی مین کاغذ کو تو تنگ
کوئی گر شیر دم گھوڑا ترا ہے
لترا اک یا وہ بھرا اوسمین سے بار بار
یون ہین گر آٹھ دن اوسکو کرے تو
گرمی کا تو مت خوف کیجو
ویا یہ دوا نسخہ کرائے جان
کھلا وہ بعد دانے کے کئی روز
جو پوچھے شیر دم کا مجھسے احوال
نہ چھوڑی گر کسی گھوڑی پہ گھوڑا
یقین ہے یون کئی دن جو کرے گا
چھڑک فوطون پر اوسکی ذمہ دیر بار
یقین ہے اوسکی بچے خوب ہونگے
پر اوس گھوڑی پہ گھوڑا چھوڑیو مت
اگر چاہے کہ گھوڑی لاوے آتنگ
برابر دونون چیزین سیر بھر روز

وہی ہے کہ بدلے سرکہ ڈال دیجو
کبھی ہے چھر سو مصالح بھی در کار
تستاب اوسمین سے دو بھوں اودھنی کر دیر
دیا کر بعد دانے کے دل افروز
کہ ہر گھوڑی کے حق مین یہ بہت نیک
کھلا دے سبکو دانے مین ملا کر
علاج اوسکا مجرب ہے یہ پڑھ جا
پیاسے اس عمل کو تین دن کر
رکھ اوس پر اوسکو اوسپر ہیچ کھینچ پھر
تو پھر کر یہ مجرب تو دوا ہے
چھڑک فوطون اوسپہ دو تو اونکے ٹھیک ہو
تو لازم ہے کہ دھیان اوسپر دھرے گر
کرے گر فائدہ تو اور دیجو
منگا بازار سے سو کھے ہوئے پان
کہ تا اچھا ہو جلدی سے آدل افروز
تو پہچان اوسکی کہ دون تجھسے نہ الکھا
تو گر یہ ڈول جو لگ جائے جوڑا
تو وہ گھوڑا ترا پہنا رہے گا
کہ تا شہوت تو اوسکی کم ہوا کرے
ہر اک دل کو وہی مرغوب ہوتے
کہ جسکی فرج لنبی ہو نہایت
تو اوسکا بھی بتاؤن تجھکو ڈھنگ
کھلانا تین دن تک آدل افروز

۱ہ در ہضم مہیلا ۲ہ علاج سلس بول ۳ہ علاج مسا
۴ہ علاج شیر دم ۵ہ تدبیر مستی نر ۶ہ تدبیر مستی مادیان

دیا باسی اوسے روٹی کھلانا
وگرنہ ابتدا مین اسے سخن ور
وڑی پیٹ اوسکا جون جن بہاجا
اگر گھوڑی تری بچہ جنے آج
چھوڑا اوسے پچھوڑا پانچوین دن
سمجھہ لینا یہ گھی دینے لگے جو
کہ جتنا اوسکا ہووے سخت بھائی
کئی دن باسی پانی فرج پر مار
عرق وہ پیاز کا اوسپر لگائے
کوئی گھوڑا اگر ہو بیس جانی
رگڑ اوس مینگن اور پانی کو ہر روز
اسے اکثر ہے مین نے آزمایا
ملا اوس تھوڑی سجی اور چونا
اگرچہ تجھکو ہو یہ بات منظور
لگانا تیل اور سیندور اوسپر
تو پھر سیندھے نکل آوین وہان بال
تو گھسکر بال وان کے پھینک دیجو
یقین ہے وان کی نکلین بال ہر رنگ
پھر اوسکے بعد دے چھپنے یہ گھری
اوسے تو ڈال کھر پانی کے اندر
ملا پھر بول مین انسان کے اوسکو
جو سوجی پانون گھوڑے کا نہایت
لگایا کر اوسے وہ سجا یہ ہر روز

اگر ممکن ہے اوسے آننگ لانا
نہین ہونے کی گا بھن وہ مقرر
تو لازم ہے کہ کم دانہ کھلاوے
تو پھر آننگ کی ہو وہ نہ محتاج
نہ رکھے اوسکو زیادہ پیٹ کی دن
کہ گھی ہر روز بس اک پاؤ بھر ہو
اور اوس بچہ مین قوت ہووے آئی
کہ تا آننگ ہو موقوف اے یار
تو بس فی الفور اوسکو آرام آئی
تو اوسکی سن دوا مجھسے بیانی
تو اون اغون کے ہو میرا دل افروز
نہین مطلق کبھی فرق اسمین آیا
ملا پانی پھر اندونو مین دونا
کہ گھوڑی کی گردن بھونزیکو مین دور
نکل آوین گے بال اوسکے برابر
نہین بچنے کا کچھ بھونریکا خیال
خدا کے واسطے مت دیر کیجو
نہو ہرگز تو اونکو دیکھ کر تنگ
کہ جون ایسا ہو چارہ جہ نہ پھیری
کہ تا پانی کے اندر وہ رہے تر
لگا چھنے کے اوپر پھر اوسی طور
تو کچھ زنہار تو گھبرا نہو مت
کہ اچھا تا وہ ہو جلد اے دل افروز

جب آننگ اوسکی آخر ہوئی پر آئے
وگر اوسکا تجھے بچہ ہے لینا
سبب یہ ہی کہ دب جاوے گا بچا
چھٹی مین چھوڑ گھوڑا اوسپہ آیا
ڈلے نزدیک جب جننے کے آوے
اور اب تعداد اوسکی سن تو مجھ سے
وگر چاہے کہ ہو موقوف آننگ
کسی کا گر کہین جل جائے گھوڑا
یہی انسان کی بھی ہے دوا یار
کہ ہیکل کاٹ کر پانی مین اک ڈال
یقین ہے بیس دن مین آمرو
اگر جائے کہینی کٹ جائے پیارے
کئی دن پی پہ پی اوسپر اسی دھم
تو مین تجھکو بتاؤن حکمت اے دوست
اگر کچھ اوسمین ذرہ ہووے خلل گر
کبھی جی مین ترے یہ بات گر آئے
لگا پاکیجو اوسپر خشک ہلدی
جو ہو پشتک کسی کے پاکے اول
بہت سی پھر منگا جڑ آک کی دوست
بقدر احتیاج اوسمین سے گرکی
بندھا رکھہ اوسپر اوسکو اندر
منگا کر پھٹکری اور بھونکر چھان
دیا سیسی کا اک موٹا کپڑا ڈال

تب اوسپر چاہیے گھوڑا تو چھڑوا دے
تو دن دو تین اوسے دانا نہ دینا
دیا گر ہی پڑے گا پیٹ کچا
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار
تو لازم ہے کہ اوسکو گھی کھلادے
پیلاوے گھی اسے چالیس دن او
تو پھر مین جو کہون سو کر تو بے ننگ
تو زخم اوسکا بہت ہو یا ہو گہرا
مکرر آزمایا ہے یہ سو بار
مل اوسکو ہاتھ سے تو خوب خالی
وہ داغ اوسکی نہین پڑ کر نہان
عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے
کہ تا وہ کاٹ کر کر دے برابر
دہانکا استرے سے کاٹ لے دوست
تو پھر اوسپر دوبارہ عمل کر
کہ عقرب اور ستارہ دور ہو جائے
تو پھر نکلین وہان کے بال جلدی
تو موند اوس جا کے بالونکو تو اول
اوتار اوس جڑ کے اوپر سے تو وہ پوست
اوسے پھر کوٹ کر تیار کر لے
جو نہین کر سات دن تک اے عزیز
ملا اسکے مین اوسکو اے مری جان
کہ اوسکے بوجھ سے تا ہو وہ پامال

تدبیر دفع مستی — علاج سوختن — علاج برص — دفع کہنی — بھونری — عقرب و ستارہ — پشتک — چکادل

مگر ہین یہ نسخے آزمائے
اوسی ملکر وہین گڑ مین کھلادے
دیا ہے گیبر وا اور اکالی مرچین
وا لیکن دونون چیزین جیتے دینا
تو رکھہ کپڑے کی گدی اوسپہ گرکر
کسی گھوڑے کی گر ہوجای بدنام
منگا نصف اوسکی مرچین سیر ایک جان
کھلاو تو ناسحر اور تنا ہی شام
دیا تل اور بھلاوان تو اوسی دے
کھلا چالیس دنتک اس قدر روز
اگر بدنام مادہ ہووے یا نر
یقین ہے اوس سے برساتی بھی ہو دور
تو اوسپر باندھ تو مکڑی کا جالا
یہی انسان کی بھی ہے دوا یار
لگا ملتانی مٹی کو رگڑ کر
دیا منگوا اکالی سیری آئے یار
یہی کہتے ہین جتنے ہین مبصر
مدام آیا را اجواین منگا کر
جو برساتی کسی گھوڑے کی ہو یار
یقین ہے یہ کئی دن مین کہ ای یار
غرض جو چپ رہی برسات بھر تر
منگا بازار سے گھی ڈھائی آثار
چڑھا دے گھی تو اک باسن مین جلدی

اسی خاطر تجھے مینے سنائے
کہ تا پتی کو وہ بالکل مٹادے
بہت سا کوٹ تار ہوین گر چین
تو آدھا پاؤ اندونون کو لینا
ولیکن خوب اوسی پانی مین تر کر
تو پھر چمین کہون تو کروہی کام
انھین بھی کوٹ کر کر کپڑ چھان
وہی جبتک کھلا تیتک ہو آرام
مساوی دونون چیزین کو وہی دے
ولیکن تل ہون کالا ای دل افروز
دوا دونون مرض کی ہی یہی گر
کھلاے وے تو اگر اوسکو بدستور
تو ہووہ بند گر ہو خون کا نالا
بنایا مینے آگے تو ہے مختار
کئی اک روز اون فوطون کے اوپر
لگا پانی مین پیسوا کر کئی بار
مرض ہوتا ہے یہ تر کی کو اکثر
کھلا دے نسے کے اوپر دو ٹکے بھر
تو کرے جو مین کہون بست گر تو تکرار
وہ برساتی نہین رہنی کی نہار

اگر اوپر چھالے کسی گھوڑے کے تیتی
نہین ورزن اوسکا کچھہ سنے مین آیا
کھلا دینا یہ دونون بھی دستور
کسی گھوڑے کی جاوے باچہ گر بیک
نہو جبتک اچھا نہین کرنا
سمجھنے کی تو اوسے پیسہ بھر چھال
بہم اندونون چیزون کو ملا دے
مجھے اک آشنا نے ہی بتایا
تجھے مین ورزن سے کر دون خبردار
کچلکر خوب دونون کو ملانا
جو نہ ہو تو وہ ہوتا ہی اگاڑی
نہو گر زخم سے گھوڑے کا خون بند
دیا اوسپر سہاگہ پیس کر ڈال
جو فوطے ہون کسی گھوڑے کے بھاری
ولیکن ٹھنڈے ہی پانی مین لگانا
دھلیے اوسکا کرنا گرم کر کر
جو گھوڑا کم کوئی پیتا ہو پانی
یقین ہے کھینچ کر پانی وہ پیوے
سنگھاڑا رس مین لیمون کے رگڑ کر
رکھہ دل سے اگر میری طرف کان

تو پھر جب کچلی مین ہو نہ چھتی
اسی خاطر نہین یان کہہ سنایا
کہ ہوجاوے خلل پتی کا سب دور
مبصر ساری کہتے ہین اوسکو رگ
ہمیشہ گدی اوسپر تر ہی دھرنا
اوسی بس کوٹ کر باریک کر ڈال
ملا کر پھر مہیلے مین کھلا دے
یہ نسخہ ہے اونھون نے آزمایا
ٹکے دو بھر ہر اک انمین سے ہو یار
سحر پیش از نہاری کے کھلانا
جو مادہ ہے تو ہوا اوسکے پچھاڑی
تو پھر میرا کہا مان اے خردمند
کہ بس ہو وہ لہو بند اوسکا فی الحال
تو سن مجھہ سے نکر کچھہ آہ و زاری
مفصل کہدیا مت بھول جانا
تو سن اے ورزا اون فوطون تے بھر کر
تو سن ترکیب اوسکی مجھسے جانی
کرے جب خوب اور خوش وقت جیوے
کئی باری لگا ہر روز اوسپر
تو کہہ دون تجھسے برساتی کی پہچان
وہ برساتی ہے تو اوس سے بہت ڈر

ترکیب راتب حلوا و کھیر

اور اتنی ہی تو پسوا ہلدی آنبا
بھنے تا خوب اول سب سے ہلدی

پھر اتنی ہی گھی ادرک کوٹ کر تر
پھر اوسمین بتھوا ادرک کو توڑ کر

اگر اتنی ہی تو پتھی پیس کر ٹھیکے
لے اونکو بہت سا کیجیو لال

ملا پھر پانچ سیر اوسمین مٹھائی — اونڈیل اک دودہ دس سیر اوسمین بھائی
اوٹھا رکھہ ستہ حلوا سا بنا کر — دیا کر پاؤ بھر پانی ملا کر

بڑھانا رفتہ رفتہ سیر بھر تک — کہ ہو اکسیر یہ حلوا سے ورک
بنانا یونہین پھر جب تب چکے یار — نہین ہے کچھہ بتانا تجھکو درکار

جو سارے جاڑے تو یونہین کھلاوے — تو گھوڑا تجھکو اک عالم دکھاوے
قسم ہے کیا عجائب ہے یہ نسخہ — بہت نادر غرایب ہے یہ نسخہ

کبھی تیار جو گھوڑا کیا تھا — تو مینے یہ نہین بتا دیا تھا

ترکیب دادن کھیر

وگر چاہو کہ تو گھوڑے کو دے کھیر — تو کر تو کھیر دینے کی یہ تدبیر

مہیلا موٹھہ کا پکوا اسے تلوا — پھر اوسکو دودہ کے اندر تو ملوا
ملا کر اوسمین پھر تھوڑی مٹھائی — دوبارا آنچ پر رکھہ میری بھائی

پکے جب خوب تب اوسکو جمانا — عوض دانے کے اوسکو بھی کھلانا
جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو — کہ بس اوسکو فقط پانی مین دیجو

چند شعر در خاتمہ کتاب گوید

نہین ہے وزن کی کچھہ اوسکے درکار — تو جتنا پاوے موقع اوتنی دے یار

مجھے کہنی تھی جو جو بات منظور — کیا اوسکو نظم اپنے مقدور
کیا پھر مختصر اوسکو بشدت — کہ تا ہو لکھنے پڑھنے مین نہ دقت

جو دیکھے غور سے تو اے خردمند — تو دریا کو کیا کوزے مین ہے بند
وہ نسخے تھے جو میرے آزمائے — سو مینے تجھکو سب وہ کہہ سنائے

کیا ہے مین نے نہین کہہ کے مرقوم — رہے تعداد بھی تجھکو یہ معلوم
اگر پوچھے کوئی ہے [illegible] — تو کہہ تجھسے اک ہزار و دوسو اور دس

کچھہ اوپر تھا مرا چالیس سے سن — کہا تھا مینے اس نسخے کو جسدن
فرسنامہ یہ پہونچا جب باتمام — فراست نامۂ رنگین رکھا نام

ہزار اسکے ہین پورے شیر بھائی — تجھے گنتی بھی ہے کہہ سنائی

تمت

خدائے کریم کا شکر کہ اندنون سعادت یار خان رنگین کا فرسنامہ ماہ جنوری ۱۸۸۲ع کو
مطبع جناب منشی نولکشور صاحب مقام کانپور مین
اہتمام سے لالہ بشیشر دیال صاحب
منصرم مطبع کے چھپا
فقط

For the Blacker Library
See 3rd page of cover